عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

الحاج سیف الرحمن انصاریؒ
حیات و خدمات

جلد: ۴۱ | ۲۱ تا ۲۶ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۸

ختمِ بخاری شریف کے روح پرور اجتماعات

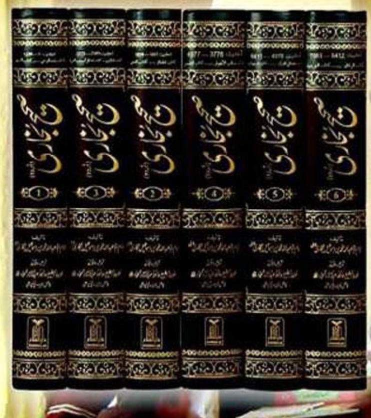

مدارس کے تحفظ کے لیے علماء کرام و اہلِ مدارس پرعزم

بلوچستان میں تحفظِ ختمِ نبوت کورسز

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

تین طلاق کی شرعی حیثیت

س:......''میں نے اپنی زوجہ کو تلخ کلامی اور آپس کے گھریلو جھگڑے کی بنا پر جذبات میں کہا: جا! میں نے دے دی ''طلاق'' اب خاموش ہوجا۔ زوجہ کے اصرار اور بار بار کہنے پر مجھ سے یہ عمل ہوا۔ اس سے تقریباً چار سال پہلے میں ایک نشست میں دو طلاق اسے مخاطب کرکے دے چکا ہوں۔ اب جو جملہ زبان سے ادا ہوا اور وہ مخاطب کرکے طلاق کا نہیں تھا، بلکہ زوجہ کی طرف سے تیسری طلاق کی ضد نے یہ کیفیت وجذبات پیدا کئے اور مجھ سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ جاؤ! دے دی طلاق'' مندرجہ بالا بیان حلفی میرے شوہر کا ہے، جب میں نے اپنے شوہر سے دریافت کیا کہ آپ نے مجھے وہی جملہ کہا جو اس سے پہلے کہہ چکے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اب ایک دے چکا ہوں اور دو دے دوں؟ میں نے کہا: وہ تو آپ پہلے ہی دے چکے ہیں۔ کہا کہ ہاں جاؤ میں نے تمہیں آزاد کردیا۔ ان حالات میں اگر شرعاً طلاق واقع ہوچکی ہے تو میری عدت کس دن سے شروع ہوگی؟ میں اپنے حق مہر اور عدت کے دنوں کے نان نفقہ کی حقدار ہوں؟ نیز میرے دو بچے ہیں۔ لڑکا نو اور لڑکی چار سال کی ہے جو ذہنی معذور ہے، ان کی نگہداشت اور اخراجات کے بابت تحریر فرمائیں۔ میرے سسرال والوں اور میرے شوہر نے میرے سگے بھائی کے ذریعے مجھے یہ پیغام بھجوایا ہے کہ اہلحدیث کے مطابق مجھے جو پہلے دو طلاق ہوچکی ہیں وہ ایک نشست کی وجہ سے ایک مانی جائے گی اور ابھی دی گئی ایک طلاق یعنی ٹوٹل دو ہوئیں، میرے سسرال والے اور میں بھی فقہ حنفیہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے شوہر اور سسرال والوں کا اصرار ہے کہ میں اہلحدیث فقہ کو اپنا کر مسئلہ حل کر لوں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں میری راہنمائی فرمائیں۔

ج:......صورت مسؤلہ میں آپ کے شوہر کے اقرار اور تحریری بیان کے مطابق اس نے چار سال پہلے آپ کو دو طلاقیں دیں اور اب تیسری طلاق بھی دے دی۔ لہٰذا یہ تینوں طلاقیں واقع ہوچکی ہیں اور آپ ہمیشہ کے لئے شوہر پر حرام ہوچکی ہیں۔ بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ نکاح نہیں ہوسکتا۔ تیسری طلاق دیتے ہی آپ کی عدت بھی شروع ہوگئی ہے اور عدت (اگر حاملہ نہ ہو تو ورنہ وضع حمل ہوگی) تین ماہواریاں ہوں گی، جیسے ہی تیسری ماہواری ختم ہوگی، عدت پوری ہوجائے گی۔ پھر آپ کسی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہیں۔ سابقہ شوہر کے ذمہ آپ کو مکمل مہر ادا کرنا لازم ہے۔ عدت کے دوران نان، نفقہ بھی شوہر کے ذمہ واجب ہے۔ اسی طرح دونوں بچوں کا نان نفقہ اور اخراجات ان کے باپ کے ذمہ فرض ہے۔ بیٹا سات سال کی عمر تک ماں کی پرورش میں رہے گا، اس کے بعد باپ اس کو اپنی پرورش میں لے سکتا ہے اور لڑکی بالغ ہونے تک ماں کے پاس رہے گی۔ ماں باپ دونوں میں سے کسی کو شرعاً یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ بچوں سے ملنے سے ایک دوسرے کو روکیں۔ ایسا کرنے پر دونوں ہی سخت گناہگار ہوں گے۔ باقی آپ کے سسرال، شوہر اور گھر والوں کا یہ کہنا کہ اہلحدیث کے مطابق ایک نشست کی وجہ سے جو دو طلاق دی گئیں، وہ ایک ہی مانی جائے گی، اس لئے اہلحدیث فقہ کو اپنا کر اپنا مسئلہ حل کرلو۔ سراسر ناجائز اور غلط مطالبہ ہے، جس کی تعمیل آپ کے لئے حرام ہے۔ اگر آپ نے ان کے مشورہ پر عمل کیا تو حرام کاری کی زندگی گزارتی رہیں گی۔ جس کے گناہ میں یہ سب لوگ برابر کے شریک ہوں گے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: ''اہلحدیث حضرات کا فتویٰ صحیح نہیں ہے، ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس لئے جو شخص (باقی صفحہ 26 پر)

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۴۱ ۲۱ تا ۲۶ / رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ / فروری ۲۰۲۲ء شمارہ:۸

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیرِ اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

توہین رسالت کی مجرمہ کو سزائے موت کا حکم	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
مدارس کے تحفظ کے لئے علماء کرام پُرعزم	۶	رپورٹ: عرفان احمد عمرانی
سفرِ معراج.... واقعات ومشاہدات (۲)	۸	مولانا محمد قاسم
الحاج سیف الرحمٰن انصاریؒ، بہاولپور	۱۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا خلیل احمد بندھانیؒ ... حیات وخدمات	۱۴	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
بلوچستان میں تحفظ ختم نبوت کورسز	۱۷	رپورٹ: مولانا محمد اویس
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نورنگ	۲۰	رپورٹ: مولانا ابراہیم ادھمی
خطاب: حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ....	۲۲	〃 〃 〃 〃 〃
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

توہینِ رسالت کی مجرمہ کو سزائے موت کا حکم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ہماری مسلمان نوجوان نسل جو عصری اداروں میں پڑھتی ہے، وہ یہود و نصاریٰ، مشرکین اور مستشرقین کی کتابوں اور جرائد سے اسلام کو سمجھنے میں فخر محسوس کرتی ہے اور انہی کے اٹھائے گئے اشکالات اور شبہات کو مسلمانوں میں پھیلانے میں لگ جاتی ہے، انہیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ تو ہمارے دین اسلام/ پیغمبر اسلام اور مقدس ترین شخصیات کے ازلی دشمن ہیں اور انہیں سے متاثر ہو کر جب وہ اپنے من چاہے انداز میں تبصرے، تجزیئے کریں گے تو ظاہر ہے کہ وہ شیطانی قوتوں کے بہکاوے میں آ کر لازماً ٹھوکر کھائیں گے۔

اس لئے کہ دین دشمن، دین بیزار اور مادر پدر آزاد این جی اوز کا کام ہی یہ ہے کہ وہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو دین اسلام کے بارہ میں شکوک وشبہات میں مبتلا کر کے اور مقدس ترین شخصیات کی توہین کا ارتکاب کرا کے ان سے دین اسلام سے بیزاری کا اظہار کرائیں، تاکہ وہ اپنے دین دشمنی کے ایجنڈے کو پروان چڑھا سکیں اور اس کا سب سے آسان ذریعہ وہ سوشل میڈیا کو سمجھتے ہیں، جس کے ذریعہ ہی توہین مذہب، توہین رسالت یا توہین اہل بیتؓ وصحابہ کرامؓ کرائی جاتی ہے۔ جیسا کہ یہ واقعہ پیش آیا کہ ۲۶ سالہ عنیقہ عتیق جو ایک یونیورسٹی کی طالبہ تھی، جس کے والدین شریف اور عزت دار لوگ تھے، اس نے واٹس اپ پر دوستیاں شروع کر دیں اور اس کی دوستیاں ایسے لوگوں سے شروع ہو گئیں جو دین دشمن اور اسلام دشمن تھے اور یہی دوستیاں بالآخر اسے سزائے موت تک لے گئیں، اس لڑکی نے دوستی کے چکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکے بنا کر مختلف واٹس اپ گروپوں اور سوشل میڈیا پر وائرل کرنے کو اپنا محبوب مشغلہ بنا لیا تھا، جس کی بنا پر ۱۳ رمئی ۲۰۲۰ء کو محمد حسنات فاروق کی مدعیت میں توہین رسالت، توہین مذہب اور انسدادِ کرائم ایکٹ کی دفعات کے تحت ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ راولپنڈی میں اس کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

''اسلام آباد (امت نیوز) انسدادِ سائبر کرائم عدالت راولپنڈی نے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر میں ملوث عورت کو توہین رسالت وتوہین مذہب کا جرم ثابت ہونے پر سزائے موت، مجموعی طور پر بیس سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنادی ہے۔ انسدادِ سائبر کرائم عدالت راولپنڈی کے فاضل جج عدنان مشتاق نے گزشتہ روز محفوظ کیا گیا فیصلہ بدھ کو سنایا۔ مجرمہ عنیقہ عتیق کے خلاف مذکورہ مقدمہ محمد حسنات فاروق کی مدعیت میں ۱۳ رمئی ۲۰۲۰ء کو توہین رسالت، توہین مذہب اور انسدادِ سائبر کرائم ایکٹ کی دفعات کے تحت ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ راولپنڈی میں درج کیا گیا تھا۔ مدعی مقدمہ کی جانب سے مذکورہ مقدمے کی پیروی راجہ عمران خلیل ایڈوکیٹ نے کی...... انسدادِ سائبر کرائم عدالت راولپنڈی کے فاضل جج عدنان مشتاق نے عنیقہ عتیق کے خلاف گزشتہ روز محفوظ کیا گیا مختصر فیصلہ بدھ کو سناتے ہوئے کہا کہ: ''استغاثہ عنیقہ عتیق کے خلاف مقدمہ ثابت کرنے میں کامیاب رہی۔ عنیقہ کے خلاف مقدمے میں عائد کئے گئے تمام الزامات بغیر کسی شک کے ثابت ہو گئے ہیں، لہٰذا مجرمہ عنیقہ عتیق کو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵- سی کے تحت سزائے موت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۸- اے کے تحت دس سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۸- اے کے تحت تین سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ جبکہ انسدادِ سائبر کرائم ایکٹ کی دفعہ ۱۱ کے تحت سات سال قید اور

پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی جاتی ہے۔‘‘ فاضل عدالت مذکورہ مقدمے کا تفصیلی فیصلہ بعد میں جاری کرے گی۔ دوسری طرف تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) پاکستان کے صدر طارق اسد ایڈووکیٹ، سینئر نائب صدر شیراز احمد فاروقی، نائب صدر سلمان شاہد اور جنرل سیکرٹری حافظ احتشام احمد نے مذکورہ عدالتی فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ انسدادِ سائبر کرائم عدالت راولپنڈی کی جانب سے توہین رسالت وتوہین مذہب کی مرتکب عورت عنیقہ عتیق کو سزائے موت سنانے کا فیصلہ قابل تحسین ہے۔ ٹرائل کورٹس کی جانب سے توہین رسالت وتوہین مذہب کے مرتکب کئی مجرمان کو اس جیسی سزائیں پہلے بھی سنائی گئی ہیں۔ توہین رسالت وتوہین مذہب کے مرتکب کئی سزا یافتہ مجرمان گزشتہ کئی سالوں سے جیلوں میں موجود ہیں۔ آج تک توہین رسالت کے مرتکب کسی بھی مجرم کی سزا پر عملدرآمد نہیں ہوا، جو کہ قابل افسوس ہے۔ سوشل میڈیا پر جاری بدترین گستاخانہ مواد کی تشہیری مہم کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ توہین رسالت وتوہین مذہب کے مرتکب تمام مجرمان کی سزاؤں پر عملدرآمد کا سلسلہ فوری طور پر شروع کیا جائے۔ اس حوالے سے تمام قانونی تقاضے وقانونی مراحل بلاتاخیر مکمل ہونے چاہئیں۔‘‘ (روزنامہ امت، کراچی، ۲۰؍جنوری ۲۰۲۲ء)

پب جی اور دیگر ویڈیو گیم کے ہولناک نتائج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماں باپ کی طرف سے اولاد کے لئے بہترین عطیہ اور تحفہ اس کو ادب سکھانا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے: جس کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا، اس نے اس کی پرورش کی، اس کو دینی تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کیا اور مناسب جگہ پر اس کا رشتہ کردیا تو میں ایسے والدین کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ والدین کے لئے اولاد کی اچھی تربیت ایک ضروری امر ہے۔ اگر اس پر دھیان نہ دیا گیا تو اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو دنیا میں ذلت وخواری کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا، آخرت میں بھی اس کا بھگتان ہوگا۔ آج کل ہو یہ رہا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کے ہاتھ میں موبائل تو دے دیتے ہیں، لیکن ان کی نگرانی نہیں کرتے اور موبائل جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یہ فائدے سے زیادہ نقصان اور تباہی وبربادی کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، خصوصاً جب کہ عقل پختہ نہ ہو اور نفع ونقصان کا صحیح معنی میں ادراک نہ ہو تو پھر یہ موبائل موذی سانپ اور چیرنے پھاڑنے والے درندے سے بھی زیادہ خطرناک بن جاتا ہے۔ جس کی شہادت درج ذیل دو واقعات سے بخوبی ثابت ہوتی ہے، وہ یہ کہ لاہور کے قریب ایک قصبہ میں رہنے والا بچہ زین جو ہر وقت گیمز کھیلتا رہتا تھا، اس نے پب جی نام کی گیم منگوائی تھی، وہ اس گیم کا رسیا بن چکا تھا، والدہ ڈاکٹر تھیں، جس کے اس کے علاوہ تین بچے تھے، اس نے اس کو گیمز سے روکنا ٹوکنا شروع کیا، جب ایک دن اس کی ماں نے اس کے گیمز کھیلنے پر سختی کی تو اس نے کسی سے پستول لیا، چپکے سے گھر آیا، اپنی والدہ، دو بہنوں اور بھائی کو قتل کردیا۔ چار آدمیوں کا قتل ہونا تشویشناک تھا، پولیس نے جب تفتیش شروع کی تو یہ پب جی گیم کھیلنے والا بچہ زین ہی اپنے خاندان کا قاتل نکلا اور یہ تقریباً دو ہفتے پہلے کا واقعہ ہے۔ اسی طرح لاہور کا ایک اور باشندہ بلال نامی شخص بھی اس گیم سے متاثر ہوکر اس نے اپنی بہن، بہنوئی اور ان کے دوست کو قتل کردیا۔ والدہ اور بھائی جو بازار سے سودا سلف لاکر گھر واپس آرہے تھے، ان پر فائرنگ کی، جس سے دونوں شدید زخمی ہوگئے، اس کے علاوہ راہ چلتے لوگوں پر بھی اس نے فائرنگ کی، جس سے اور کئی لوگ زخمی ہوئے، پولیس نے اسے جب گرفتار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے تو کسی کو نقصان نہیں پہنچایا، وہ تو پب جی گیم کے مطابق آن لائن فائرنگ کررہا تھا، وہ تو ویڈیو گیم کھیل رہا تھا، اب وہ جیل میں ہے اور قتل کے مقدمہ کو بھگت رہا ہے۔

بہر حال والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں اور بلاضرورت ان کے ہاتھوں میں موبائل نہ دیں، اگر ضروری ہو تو اس کی نگرانی ضرور کریں اور کھوج لگائیں کہ موبائل پر ان کی سرگرمیاں کیا ہیں؟ بہتر ہوگا کہ اچھی اچھی کتابیں لاکر ان کے سامنے رکھیں اور یہ کہیں کہ یہ کتابیں میں آپ کے لئے لایا ہوں، کتابوں کے مطالعہ کی طرف ان کو متوجہ کریں، خصوصاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ، حکایاتِ صحابہؓ، اولیاء کرام کے واقعات پر مشتمل کتب ان کو پڑھنے کے لئے اور اس طرح ان کی تعلیمی سرگرمیوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کی معاون کتب ان کو فراہم کی جاسکتی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے ان قاتل گیموں اور بے ہودہ کھیلوں سے ان کی توجہ ہٹ کر صحیح رخ پر استوار ہوجائے گی، إن أريد إلأ الإصلاح ما استطعت، وما توفيقي إلا بالله۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

ختم بخاری شریف کے روح پرور اجتماعات

مدارس کے تحفظ کے لئے علماء کرام واہل مدارس پُرعزم

☆......شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے جامعہ خیرالمدارس میں بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ ’’دین دشمن، دین بے زار لوگ ناکام ونامراد ہوں گے۔‘‘ مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب نے جامعہ کی علمی و دینی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مدارس کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔

رپورٹ: عرفان احمد عمرانی

دینی مدارس پاکستان سمیت دنیا بھر میں اسلام کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں اوردینی تعلیم کے فروغ کے لئے سب سے نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔شرح خواندگی میں اضافہ کےساتھ یتیم،غریب اور بے سہارا بچوں کی کفالت بھی کررہے ہیں اورانہیں باشعور،باکرداراورتعلیم یافتہ بنانے کافریضہ انجام دے رہے ہیں۔ملک بھر کے دینی مدارس میں تعلیمی سال اختتام پذیر ہے۔ سالانہ امتحانات قریب تر ہیں۔اس تناظر میں تمام مدارس جامعات میں بڑے،چھوٹے مدارس میں ختم بخاری شریف کی تقریبات منعقد کی جارہی ہیں۔ پنجاب بھر میں سب سے بڑا اجتماع جامعہ خیرالمدارس میں منعقد ہوا۔جس کی خصوصیت یہ ہے کہ ملک بھر سے جید علماء،قراءٗ،مشائخ عظام، مفتیان کرام اس میں شریک ہوئے۔

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد،دارالعلوم رحیمیہ ملتان،دارالعلوم کبیر والا،جامعہ عمر بن خطاب، جامعہ قاسم العلوم،جامعہ قادریہ حنفیہ،دارالعلوم فتح برکات،جامعہ ریاض العلوم ملتان،جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور،جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان کے اجتماعات بھی علم وعرفان کی بارش سے مزین ہوتے ہیں۔ان پُروقار،پُرنور اجتماعات میں اہل مدارس کا عزم ہے کہ مدارس کی آزادی وخودمختاری پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

جامعہ خیرالمدارس ملتان کے ۹۵ویں سالانہ عظیم الشان اجتماع میں ملک بھر سے جید علماء اور ہزاروں افرادشریک ہوئے۔دوسری نشست کی صدارت حضرت پیر ناصرالدین خاکوانی مدظلہ نے فرمائی۔ صدر وفاق المدارس شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیتے ہوئے فرمایا کہ دین دشمن، دین بے زار لوگ ناکام و نامراد ہوں گے اورقرآن وحدیث کے حافظ علماء کرام اہل مدارس کامیاب ہیں۔

دین دشمن ہمیں انتہا پسند کہتے ہیں۔ہمیں وہ اپنا دشمن سمجھتے ہیں،مگرہمیں اس دشمنی پرفخر ہے۔

مفتی محمد عثمانی مدظلہ نے کہا کہ چاند،مریخ پر جانے والے نہیں،قرآن کریم والے کامیاب ہوں گے۔ جدید ٹیکنالوجی جدیدیت صرف قبر سے پہلے تک کے لئے ہے۔قبراوراس کے بعد صرف قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے والے اور مدارس والے سرخرو ہوں گے۔انہیں نے کہا کہ جامعہ خیرالمدارس کے بانی حضرت مولانا خیرمحمد جالندھریؒ ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ انہیں دیکھ کراللہ یاد آتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں اس بات پرفخر ہے کہ مدارس میں دنیاوآخرت بہتر بنانے والے علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ خیرالمدارس کے مہتمم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ نے جامعہ خیرالمدارس کی ۹۵ سالہ تاریخ کی علمی و دینی خدمات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مدارس قیامت تک قائم رہیں گے۔انہیں مٹانے والے خودمٹ جائیں گے۔ دینی مدارس صرف دینی تعلیم کوفروغ دے رہے ہیں۔ ہم دین کی تعلیم کا مشن جاری رکھیں گے۔ہمیں اس مقدس راستے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ناظم تعلیمات مولانا امداداللہ یوسفزئی نے کہا کہ دینی مدارس اس سرزمین پراللہ کی نعمت عظمیٰ ہے اوران سے فراغت پانے والے طلبہ اس حدیث کے مصداق ہیں، جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے ساتھ بھلائی کاارادہ کرتے ہیں۔ انہیں دین کی سمجھ عطافرمادیتے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے رکن اورمشہور قاری و المقری مولانا

قاری احمد میاں تھانوی نے اپنے خوبصورت لہجہ میں کلام الٰہی کی تلاوت کرکے سماں باندھ دیا۔ ممتاز مبلغ مولانا طارق جمیل نے کہا کہ دین کے غلبہ کے لئے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ سیاست سمیت دنیا کے کسی شعبہ میں کامیابی صرف قرآن وحدیث پر عمل کرنے سے ہی ملے گی۔ ہمیں کسی اور نظام کی طرف نہیں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا۔ لہٰذا طلبہ کرام! تم قرآن کریم کو اپنی علمی محنتوں کا محور بناؤ۔ انہوں نے کہا کہ قرآن فہمی کے لئے اہل اللہ کی صحبت اور عربیت کا ذوق ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کا حسن مستور ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہے تو اس سے دل لگانا پڑے گا۔ معروف اسلامی اسکالر مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ مجھے بانی جامعہ کے زمانے سے مسلسل جامعہ خیرالمدارس میں حاضری کا موقع مل رہا ہے اور یہ حاضری نسبتوں کی تازگی اور خیر کے ماحول میں وقت گزارنے کا باعث بنتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور کا بڑا فتنہ تشکیک ہے اور تشکیک پیدا ہو نہیں رہی، بلکہ پیدا کی جارہی ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ تشکیک پیدا کرنے والے مکمل تیاری کے ساتھ میدان میں ہیں اور ہم دفاع کرنے والے کسی تیاری کے بغیر دفاع کررہے ہیں۔ مجلس احرارِ اسلام کے امیر سیّد کفیل شاہ بخاری نے کہا کہ حضرت امیر شریعتؒ اور خیرالمدارس کا تعلق اب تیسری نسل میں منتقل ہو چکا ہے اور یہ تعلق ہمارا سرمایۂ ناز ہے۔

جامعہ فاروقیہ کراچی کے مہتمم مولانا عبیداللہ خالد نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آپ حضرات اپنے اکابر کی تاریخ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا اور زندگی بھر دین کی خدمت کرنا۔ ولی کامل مولانا مفتی محمد حسن نے اپنے بیان میں کہا کہ اس پُرفتن دور میں دینی مجالس میں شرکت کا شوق نصیب ہوجائے تو یہ اللہ کا فضل وکرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دنیا پریشانیوں کا گھر ہے، لیکن یہ پریشانیاں مومن کے لئے درجات بلند ہونے کا ذریعہ ہیں۔ معروف نعت خواں شاد خان نے اپنے مخصوص ترنم کے ساتھ مجمع کو خوب محظوظ کیا۔ اس اجتماع کا ایک خوبصورت منظر وہ تھا، جب درس نظامی مکمل کرنے والے ۵۶ تخصص فی الافتاء کی تکمیل کرنے والے ۵۳، تخصص فی الدعوۃ والارشاد سے فراغت حاصل کرنے والے اور حفظ قرآن کی دولت سے مالا مال ہونے والے ۱۷۹ اور قرأت عشرہ کی تکمیل کرنے والے ۲۱ طلبہ کی دستار بندی کی گئی۔ قاری سعد نعمانی نے مختلف ائمہ حرمین شریفین کے لہجوں میں تلاوت کلام پاک کے ذریعے حاضرین کے قلوب کو منور و سرشار کیا۔

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد جنوبی پنجاب کی منفرد، معروف دینی درسگاہ ہے۔ اس میں بھی سہ روزہ اجتماعات ہوئے۔ اجتماع کے فضلاء سے مولانا زاہدالراشدی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مفتی محمد طیب معاویہ، استاذ الحدیث مولانا محمد اسلم، مولانا رب نواز، مولانا قاری محمد بلال جلوی، مولانا احسان الحق، مولانا ریاض حسین، اجتماع دستار بندی سے مولانا رشید احمد شاہ جمالی ڈی جی خان، مفتی محمد عبداللہ ملتان، حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا مفتی خالد محمود کراچی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی، شیخ الحدیث مولانا محمد عمر قریشی، شیخ الحدیث مولانا محمد نواز، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور، مولانا احمد ادریس ہوشیار پوری، مولانا محمد عمیر صدیقی مدظلہ نے خطاب کیا۔

جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا۔ جامعہ سے ۱۰۲ طلبہ و طالبات کی فراغت ہوئی، طلبہ کی دستار بندی اور طالبات کی اجتماع خواتین میں دوپٹہ پوشی کی گئی۔

اجتماع میں اب تک فارغ ہونے والے فضلاء سے خطاب کرتے ہوئے، معروف اسکالر مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ انگریز کے زمانہ سے قبل مدرسہ دینی اور عصری تعلیم کا مرکز تھا، انگریز نے نصابِ تعلیم بدل کر قوم کو تقسیم کردیا۔ مدرسہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا، مدارس نے دینی شعبہ میں قوم کی ضرورت پوری کی، قوم کی دینی ضروریات میں کبھی کمی نہیں ہونے دی، انہوں نے کہا کہ مدارس اسلام کی حفاظت و بقا کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ جامعہ کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ نے کہا کہ پارلیمنٹ سے غیر شرعی قوانین منظور کرائے جارہے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے فحاشی، عریانی کی ترویج اور اسلامی احکام میں شکوک وشبہات پیدا کئے جارہے ہیں، مغربی تہذیب نے انسانوں کو جانور بنانے کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اجتماع سرپرستہائے جامعہ میں، جامعہ میں زیرتعلیم ۱۸۰۰ سے زائد طلبہ و طالبات کے والدین اور سرپرستوں کو ہر بچہ اور بچی کی تعلیمی رپورٹ تحریری طور پر پیش کی گئی۔ نیز ۴۵۰ طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان، جنوبی پنجاب کا بڑا تعلیمی ادارہ ہے۔ بانی ادارہ حضرت مولانا قاری محمد ادریس ہوشیارپوریؒ

(باقی صفحہ 26 پر)

سفرِ معراج.... واقعات ومشاہدات

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا محمد قاسم، کراچی

بخاری شریف کی روایت کے مطابق سدرۃ المنتہیٰ پر چار نہریں ہیں، دو اندر کی جانب جو جنت کو جارہی ہیں اور دو باہر کی جانب، جن کا رخ دنیا کی طرف ہے اور یہ نیل وفرات ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر دکھایا گیا جو ساتویں آسمان کی بالائی سطح پر ہے۔ یہ اس قدر صاف وشفاف ہے کہ اس میں یاقوت، زمرد اور موتیوں کے پیالے ہیں اور سبز رنگ کے پرندے وہاں چہچہاتے ہیں۔ اس کا پانی زمرد اور یاقوت کے سنگریزوں پر بہتا ہے، یہ پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے بڑھ کر سفید اور مشک سے فروتر خوشبودار ہے۔ حوض کوثر کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزِ قیامت اپنے امتیوں کو پلائیں گے۔ خدا ہمیں بھی اس خوش بختوں میں سے کر دے، آمین! اس کوثر کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور ایک مکمل سورۃ اس کے نام سے معنون ہے۔ ایک شاعر کرم حیدری مرحوم اپنی نعت میں کہتے ہیں:

حشر کا غم مجھے کس لئے ہو کرم
میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

حوضِ کوثر سے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی سیر کرائی گئی، جنت کے خوش کن مناظر اور نعمتیں دکھائی گئیں۔ اس کے بعد آپ کو جہنم کی ہولناکی، اس کے دل دہلا دینے والے مناظر اور غضب خداوندی کے احوال دکھائے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور کا مشاہدہ کیا جو عین خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان پر قائم خدا کا گھر ہے، ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے ہیں اور دوبارہ کسی کی باری نہیں آتی۔ بیت المعمور دکھانے کے بعد حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آگے چلنے سے معذرت کر لی اور عرض کی کہ مجھے اس سے آگے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور میں داخل کیا گیا اور ستر ہزار پردوں سے گزار کر عرش الٰہی تک پہنچایا گیا۔ پروفیسر اقبال عظیم مرحوم کہتے ہیں:

محمد کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو کہ وہ صاحبِ قاب قوسین ٹھہرے
بشر کی سرِ عرش مہماں نوازی یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

یہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب تعالیٰ سے شرف ہم کلامی حاصل ہوا: ’’فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ ‘‘(النجم:۱۰) ’’پھر حکم بھیجا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر جو حکم بھیجنا تھا۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا: ہمارے لئے کیا لائے ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد کا نذرانہ پیش کیا۔ ہم نماز کے اندر جو تشہد پڑھتے ہیں، یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین گفتگو کی حکایت ہے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے اور دیدارِ الٰہی سے اپنے قلب وجگر کو ٹھنڈا کیا۔ یہاں ایک بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان ہوا، چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میرے رب تعالیٰ نے مجھے اپنے قریب کر کے ارشاد فرمایا: اے محبوب، اے محمد! میں نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں آپ کو ’’آخرالنبیین‘‘ بنادوں تو ناخوش تو نہیں ہوں گے؟ میں نے عرض کی: نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: اے محبوب اگر میں آپ کی امت کو آخری امت بناؤں تو وہ ناخوش تو نہیں ہوجائیں گے؟ میں نے کہا: نہیں، اے رب! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا تو اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ خوشخبری سنانا کہ میں نے انہیں آخری امت بنادیا ہے۔ (کنزالعمال، بحوالہ: ترجمان السنۃ)

گویا شبِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجا کر آپ کی امت کو بھی آخری امت کا اعزاز بخشا گیا اور اس امت کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنا سلام بھی کہلوایا۔

شب معراج میں سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے قبل دوبارہ نزول کا بھی تذکرہ ہوا، چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی شب حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے میری ملاقات ہوئی تو گفتگو چلی کہ قیامت کب واقع ہوگی؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس موقع پر فرمایا کہ قیامت کا درست علم تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے، البتہ میں اتنا جانتا ہوں کہ قیامت سے قبل دجال نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مارنے کے لئے مجھے دنیا میں بھیجیں گے، وہ مجھے دیکھ کر آگ میں سیسہ کی طرح گھل جائے گا، پھر دجال کے لشکر کے کسی فرد کو درخت یا پتھر بھی پناہ نہیں دے گا اور وہ سب مارے جائیں گے۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے جو دنیا میں ہر طرف تباہی مچادیں گے، پھر میری بددعا سے وہ ہلاک کیے جائیں گے۔ اس کے بعد قیامت اتنا قریب ہوگی جیسے گابھن جانور جس کے بچے کی پیدائش کی مدت پوری ہوچکی ہو اور اس کا مالک انتظار میں ہو کہ جانے کب بچہ پیدا ہوجائے۔

(ملخص از ترجمان السنۃ:۳)

غرض یہ کہ شب معراج میں بھی عقیدۂ ختم نبوت اور عقیدۂ حیات مسیح علیہ السلام دونوں کے اثبات پر دلائل موجود ہیں، اس لئے امت مسلمہ کو ان عقائد پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنا چاہئے۔

شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہ الٰہی سے دو تحفے ملے، ایک سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں اور دوسرا نماز کی فرضیت۔ اس وقت پچاس نمازیں فرض کی گئیں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر کہ لوگ ادا نہیں کر پائیں گے، بار بار تخفیف کرائی گئی اور کم ہوتے ہوتے تعداد پانچ رہ گئی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پانچ میں بھی تخفیف کرانے کی رائے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مجھے شرم آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ارشاد ہوا کہ ہم ان پانچ نمازوں پر ثواب پچاس کا عطا فرمائیں گے۔ ’’من جاء بالحسنة فلاہ عشراً مثالها‘‘ کہ جو ایک نیکی لے کر آئے اس کو دس گنا بڑھا کر اجر ملے گا، قاعدہ خداوندی ہے۔

آج ہمیں معراج کے واقعہ سے سب سے بڑا درس نماز کی پابندی کا لینے کی ضرورت ہے کہ جس واقعہ میں نماز پنج وقتہ فرض کی گئیں، اس عظیم الشان واقعہ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ جو بے نمازی ہے وہ پنج وقتہ نماز پڑھنے کا عہد کرلے، نماز پڑھنے والا باجماعت ادا کرنے کی فکر کرے اور باجماعت پڑھنے والا تکبیر اولیٰ پر مواظبت اختیار کرے۔ اس سے بڑھ کر واقعہ معراج کی کوئی یاد ہو ہی نہیں سکتی۔

معراج کی رات میں کچھ نیک اعمال مثالی صورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے اور بہت سارے گناہوں کی تمثیلیں بھی پیش کی گئیں تاکہ آپ یہ دیکھ کر اپنی امت کو بتائیں تو لوگ ان سیاہ کرتوتوں سے بچیں۔ چنانچہ نماز میں سستی کرنے والے، زکوٰۃ نہ دینے والے، زناکار، خائن، حرام خور، سود خور، یتیموں کا مال ہڑپنے والے، بغیر سوچے سمجھے بات کرنے والے، غیبت کے شوقین، شرابی، بےعمل عالم و واعظ، جھوٹے گواہ، رہزن ولٹیرے، گانے باجے والے، قاتل، والدین کے نافرمان طرح طرح کے ہولناک عذابوں میں مبتلا دکھائے گئے۔ خدا ہم سب کو محفوظ فرمائے، آمین!

معراج سے واپس آنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کی اطلاع لوگوں کو دی تو حسب دستور کفار ومشرکین نے جھٹلایا بلکہ تمسخر کیا اور کہا کہ مکہ سے بیت المقدس کا فاصلہ جو اونٹوں پر تقریباً چالیس راتوں میں طے ہوتا ہے، رات کے ایک حصے میں کیسے ممکن ہوگیا؟ حالانکہ یہی کفار مکہ کہانت پر ایمان رکھے ہوئے تھے جس کا دارومدار جنات کی خبروں پر تھا اور جنات کا زمین سے آسمانوں پر جانا آنا، سریع الحرکت ہونا، تیز وتند سفر کرنا' یہ سب انہیں تسلیم تھا۔ اسی طرح یہ کفار ومشرکین فرشتوں کے آنے جانے اور پلک جھپکنے میں ان کی حرکت کے قائل تھے۔ جب یہ سب انہیں تسلیم تھا تو یہ ماننے میں کیا رکاوٹ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے اور رسول کو اسی طرح معراج کرادی اور یہ سب کچھ اسی طرح کم وقت میں ہوگیا جیسے تم فرشتوں اور جنوں کی سریع الحرکت کو جانتے اور مانتے ہو۔

یہی وجہ ہے کہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ جب میں اس بات کو تسلیم کرچکا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وقتاً فوقتاً ایک فرشتہ آتا ہے اور غیب کی خبریں لاتا ہے تو میرے لئے یہ مان لینا تو بہت آسان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود وہاں سے ہو آئے ہیں، جہاں سے آپ کے پاس فرشتہ آتا ہے۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس ایمان افروز جواب نے انہیں زبانِ رسالت سے ’’صدیق‘‘ کا اعزاز عطا فرمایا،

گویا مقامِ صدیقیت بھی معراج کی بے چوں وچرا تصدیق کرنے پر آپؓ کو حاصل ہوا۔

اگر عقل کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو معراج کا انکار کرنے کی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی، سورج کی روشنی ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں لاکھوں میل کا سفر طے کر لیتی ہے تو کیا سبب ہے کہ انسانی جسم اپنے رب کی قدرت سے لاکھوں میل سے زائد سفر کم وقت میں طے نہ کر سکے، جب کہ اس سورج کا پروردگار بھی وہی ہے جو معراج کی شب اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وصل چاہتا ہے۔ پھر انسان نے ہر گزرتے زمانے کے ساتھ ترقی کی ہے، جو سفر پہلے مہینوں' ہفتوں میں طے ہوتا تھا اب وہی مسافت دنوں میں سمٹ آئی ہے اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہواؤں میں اڑ کر مہینوں کا فاصلہ منٹوں میں طے کرنا بیان کرتا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا نے ملکہ سبا بلقیس کا تخت یمن کے آخری کنارے سے اٹھا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں شام کی آخری سرحد پر پلک جھپکنے میں لا کر رکھ دیا تھا۔ غرض یہ کہ معراج کے واقعے میں ایسی کوئی بات نہیں، جس کی نظیر دنیا میں پہلے سے موجود نہ ہو یا عقل انسانی اسے تسلیم کرنے سے انکاری ہو جائے۔ پھر ایک مسلمان جس کے لئے ایمان سے بڑھ کر کچھ نہیں، جب اس کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات آ جائیں تو ''آمنا و صدقنا'' کہہ کر اسے اپنا جزو ایمان اور حرزِ جان بنا لے۔

کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لئے طرح طرح کے سوال کرنا شروع کر دیے کہ اچھا! اگر آپ بیت المقدس سے ہو آئے ہیں تو وہاں کی فلاں فلاں علامات بتائیں، چونکہ سفر کی یہ تمام باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدے میں نہیں آئی تھیں، اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے تمام حجابات ہٹا کر بیت المقدس کو آپ کی نظروں کے سامنے کر دیا اور آپ کافروں کے ہر ہر سوال کا درست جواب عنایت فرما کر انہیں لاجواب کرتے گئے، نیز آپ نے راستے میں ملنے والے چند قافلوں کے حالات بھی بیان کر دیے اور جب کفار نے ان قافلے والوں سے دریافت کیا تو بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ہر ہر بات میں سچا ہی پایا۔ (حدیث جابرؓ بحوالہ مشکوٰۃ)

معراج کے اس عظیم الشان تذکرے سے آخری سبق یہ ملتا ہے کہ ''معراج'' عرج سے ہے، جس کا معنی بلندی پر چڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرا کے بلندی عطا فرمائی ہے، اسی طرح امت محمدیہ اگر اپنے آقا و مولیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے سانچے میں خود کو ڈھال لے گی تو دنیا میں بھی سربلند رہے گی اور آخرت میں بھی عروج پائے گی، بصورت دیگر زوال کی پاتال میں روز بروز گرتی چلی جائے گی۔ خدا ہمیں وہ توفیق عطا فرمائے جو قرن اول کے مسلمانوں کو عطا فرمائی تھی چنانچہ خلافت راشدہ کے مبارک عہد میں مسلمانوں نے وہ عروج پا لیا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا خاصہ ہے، لیکن بعد میں جوں جوں یہ امت سنت نبویہ کے رستے سے ہٹتی گئی تو ثریا سے زمین پر آ گرنے میں اسے دیر نہیں لگی:

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پر تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار
الٰہی! اس پر اور اس کی تمام آل پر بھیج
وہ رحمتیں کہ عدو کر سکے نہ ان کا شمار

(از: قصیدہ بہاریہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

☆☆.......................☆☆

حلال کمائی سے نیکی کی توفیق ملتی ہے

کسی دینی مدرسہ کے سفیر نے کہا کہ مدرسہ کے چندہ کے لئے زمینداروں کے پاس جاتے ہیں تو وہ خالی واپس کر دیتے ہیں، اس پر حضرت مولانا حماداللہ ہالیجوی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ان میں بہت سوں کی کمائی حرام کی ہوتی ہے کیونکہ وہ کسانوں کا حق کھا جاتے ہیں، اللہ ایسی کمائی کو دینی مدارس کے لئے قبول نہیں فرماتا، اس لئے ان کو توفیق نہیں عطا فرماتا کہ وہ دینی کاموں میں حصہ لیں، غریبوں کی کمائی حلال کی ہوتی ہے ان کو توفیق مل جاتی ہے کہ ان کی کمائی سے دین کا کام ہوتا ہے، دین کے کاموں میں سب سے آگے بیچارے غریب ہی ہوتے ہیں۔''

(ملفوظ قطب الاقطاب حضرت مولانا حماداللہ ہالیجوی قدس سرہ)

الحاج سیف الرحمٰن انصاری رحمۃ اللہ علیہ بہاولپور

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

راقم ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاولپور میں مبلغ رہا۔ راقم سے پہلے مولانا غلام محمد علی پوریؒ (والد گرامی مولانا اجود حقانی مہتمم جامعہ حسینیہ علی پور) مبلغ تھے۔ جب راقم گیا تو اس وقت مجلس کے امیر الحاج محمد ذکراللہؒ، ناظم اعلیٰ حاجی عمر دینؒ تھے۔ مجلس کے اجلاس حاجی سیف الرحمٰنؒ کی دکان واقع مچھلی بازار میں ہوتے۔ اجلاس میں مذکورہ بالا حاجی صاحبان کے علاوہ حاجی اشفاق احمد، محمد سلیم انصاری کوئی ایک آدھ اور اجلاس میں شریک ہوتا۔ مجلس کا دفتر جامع مسجد الصادق کے سامنے چوک بازار میں واقع ایک چوبارہ پر ہوتا تھا۔ جس کا دروازہ رنگیلا بازار میں کھلتا تھا۔ جمعیت علماء اسلام کے امیر غلام سرور خانؒ ہوتے تھے جو مرکزی انجمن تاجران بہاولپور کے صدر بھی تھے۔ غلام سرور خان، حاجی سیف الرحمٰن کا آپس میں پیار ہوتا تھا، غلام سرور خان سیاسی جوڑ توڑ کے بھی مالک تھے۔ سرکٹ شارٹ ہونے کی وجہ سے چوک بازار میں آگ لگ گئی، جس میں کئی ایک دکانیں بھی نذر آتش ہوئیں۔ دفتر جلنے کے بعد کچھ عرصہ حاجی محمد ذکراللہؒ کی دکان والی گلی میں چوک شہزادی میں دفتر منتقل ہو گیا، پھر حاجی ذکراللہؒ نے اپنی مملوکہ دکان اندرون احمد پوری گیٹ کا چوبارہ دفتر کے لئے دے دیا۔

اجلاس دکان پر ہوتا راقم کو اچھا نہ لگا تو متبادل کبھی جامع مسجد الصادق میں اور کبھی کسی اور مسجد میں اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ غلام سرور خانؒ کی وفات کے بعد مرکزی انجمن تاجران کی صدارت حاجی سیف الرحمٰنؒ کے پاس آگئی۔

دریں اثنا اسلم قریشی کی گمشدگی کا واقعہ پیش آیا۔ حاجی سیف الرحمٰن صاحب کے مشورہ سے تمام بازاروں کی انجمنوں کے صدور اور سیکریٹریز کو مجلس عمل کا رکن بنادیا گیا۔ مولانا غلام مصطفیٰ ناظم اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی مجلس عمل کے صدر، بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبدالحکیم جو ماڈل ٹاؤن اے رشیدیہ مسجد کے خطیب تھے، جنرل سیکریٹری چنے گئے۔

تحریک چلی الحمدللہ! بہاولپور تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کا دوسرا مرکز بن گیا۔ پہلا مرکز کراچی جماعتی کام کے اعتبار سے لیکن تحریک کے اعتبار سے لاہور اور گوجرانوالہ مرکز تھے۔ تمام قائدین کے اجلاس لاہور میں ہوتے یا گوجرانوالہ میں یا سیالکوٹ میں چونکہ اسلم قریشی سیالکوٹ کے رہائشی تھے۔ سیالکوٹ کے جناب منظور الٰہی ملکؒ نے انہیں سیالکوٹ دفتر کا ناظم بنایا ہوا تھا۔ معراجکے نامی قصبہ میں جمعہ پڑھانے کے لئے گئے اور غائب ہوگئے۔ کئی ماہ تک موصوف کی بازیابی کے لئے تحریک چلتی رہی۔ جس کے ثمرہ کے طور پر ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو اس وقت کے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸-سی کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی۔ الحمدللہ! علی ذالک۔

تذکرہ بہاولپور کا ہو رہا تھا۔ بہاولپور، لاہور، گوجرانوالہ اور کراچی کے بعد تحریک میں تیسرے چوتھے نمبر پر اس تحریک کے لئے حاجی سیف الرحمٰنؒ کا زرخیز دماغ محرک رہا۔ جب بھی مرکز سے کسی مظاہرہ، ریلی یا ہڑتال کا تقاضا آیا۔ مجلس نے مجلس عمل کے ممبران کا اجلاس طلب کیا، جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ مجلس عمل کے ممبران تمام بازاروں کی انجمنوں کے صدور اور سیکریٹریز تھے۔ جلسے، جلوس، ریلیوں اور مظاہرہ کا کام آسان ہوگیا۔ مجلس عمل کا اجلاس بلاکر ان کے سامنے تقاضا رکھا گیا تو اس تقاضا پر فوری عملدرآمد ہوا۔ حاجی سیف الرحمٰن مجلس کی مرکزی شوریٰ کے ممبر بھی تھے۔ مقامی جماعت کا کوئی عہدہ نہ تھا، کوئی عہدہ نہ ہونے کے باوجود وہ سب کچھ تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دستور کے مطابق ہر تین سال بعد مجلس کی ممبر سازی اور تشکیل جماعات ضروری ہے تو راقم نے ایک ممبرسازی کے بعد اجلاس بلاکر مجلس کی تشکیل جدید کی اور حاجی سیف الرحمٰن امیر، پروفیسر چوہدری محمد علیم ناظم اعلیٰ بنادیئے گئے اور بھی کئی

ایک نئے چہرے سامنے آئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ بعدازاں مرکزی امیر مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے غلہ منڈی کے قیام کے وقت غالباً ۱۹۵۶ء میں غلہ منڈی میں اپنے نام پر ایک پلاٹ خریدا اس وقت مجلس بہاولپور کے امیر حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ ہوا کرتے تھے۔ حکیم صاحب نے کھڑے ہوکر نیچے فل دکان اور اوپر دو بالا خانے بنائے اور ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں بالا خانے کرائے پردے دیئے گئے۔ حاجی سیف الرحمٰن مدظلہ جب امیر بنے تو انہوں نے دونوں بالا خانے خالی کرانے کے لئے مجلس مرکزیہ کی اجازت سے عدالتی چارہ جوئی کی، اللہ پاک نے فضل وکرم فرمایا۔ فیصلہ مجلس کے حق میں ہوا اور دونوں بالا خانے خالی ہوگئے۔ بعدازاں غلہ منڈی میں کھلنے والا بالا خانہ کرایہ پردے دیا گیا اور شمالی طرف والا دفتر بنا دیا گیا۔ چنانچہ دفتر ماڈل ٹاؤن بی منتقل ہونے کے بعد تمام سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ اس دوران عیسائیوں نے ایسی آبادی میں گرجا گھر بنانے کا پروگرام بنایا جہاں ایک بھی مسیحی گھر نہ تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حاجی سیف الرحمٰنؒ کی قیادت و امارت میں تحریک چلاکر گرجا گھر کی تعمیر رکوائی۔

ڈاکٹر بہاؤالدین کا فتنہ:

ڈاکٹر سلیمان ازہر (ڈاکٹر بہاؤالدین) نے ایڈنبرا یونیورسٹی انگلینڈ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی اور اسلامیات کا ڈین بنالیا گیا۔ اس کے مقالہ کا عنوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جاسوسی نظام تھا۔ (موصوف کے والد گرامی تو اہلحدیث مکتب فکر کے بورے والا میں نامی گرامی عالم دین تھے) لیکن استاذ یہودی تھا۔ مقالہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی توہین کا پہلو نکلتا تھا۔ حاجی سیف الرحمٰنؒ کی قیادت میں تحریک چلائی گئی۔ نہ صرف ڈاکٹر بہاؤالدین ملازمت سے فارغ ہوئے بلکہ اسلامیہ یونیورسٹی کی انتظامیہ سے یہ حکم نامہ پاس کرایا کہ آئندہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے کسی اسٹوڈنٹ کو یورپ کی یونیورسٹیوں کے لئے اسکالرشپ نہیں دی جائے گی۔

اللہ پاک نے ان کے سینہ میں دھڑکتا ہوا دل رکھا تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ اٹھا خم ٹھونک کر میدان میں آئے، آپ دین و دنیا کا حسین امتزاج تھے۔ مرکزی انجمن تاجران کے صدر کی حیثیت سے انہوں نے تاجروں اور شہر کے کئی ایک مسائل حل کرائے بلکہ کوچہ بازار کے کئی ایک معاملات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

موصوف نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بہاولپور میں کلیدی کردار ادا کیا۔ تحریک کی قیادت نے جب قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی تو قادیانیوں کے کاروباری اداروں مثلاً پیٹرول پمپ کے سامنے کھڑے ہوکر مسلمانوں کو قادیانیوں سے کاروبار کرنے سے منع کیا کرتے۔

قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوایا:

احمد بخش کوکی نامی ایک قادیانی مرا، اسے بہاولپور کے مبارک اور قدیمی قبرستان (ملوک شاہ) میں دفن کیا گیا۔ حاجی صاحب کے حکم پر ہم نے بہاولپور کے علماء کرام اور مفتی صاحبان کا اجلاس بلایا۔ مفتی صاحبان نے فتویٰ دیا کہ قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔ مجلس نے انتظامیہ کو دو تین روز کا ٹائم دیا کہ قادیانی مردود کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا جائے۔ بصورت دیگر حالات کی ذمہ دار انتظامیہ ہوگی۔ چنانچہ نوجوان از خود تیار ہوئے کہ اگر مردود ہمارے قبرستان سے نہ نکالا گیا تو ہم خود نکالیں گے لیکن مقررہ تاریخ پر مردہ کو نکال دیا گیا۔

اللہ پاک نے انہیں زرخیز دماغ سے سرفراز فرمایا۔ صاحب الرائے اور صائب الرائے تھے۔ ہوشیار پور انڈیا سے مہاجر تھے، قرآن پاک کی تلاوت ان کے رگ و ریشہ میں رچی بسی ہوئی تھی۔ دس دس پندرہ پندرہ پارے روزانہ تلاوت فرماتے کچھ عرصہ سے صاحبِ فراش تھے ورنہ اس سے قبل گھر کے قریب واقع جامع مسجد ٹرسٹ کالونی میں ان کا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن میں گزرتا۔ مجلس کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس بہاولپور میں بھی ہوا، ایک دور تھا کہ تین تین دن کے جلسے ہوتے تھے۔ ختم نبوت کانفرنس گلزار صادق یا اس سے متصل مرکزی عیدگاہ میں ان کی میزبانی میں ہوا کرتی، جس میں مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہؒ اور حضرت درخواستیؒ سمیت اہل حق کے خورد وکلاں علماء کرام، خطباء عظام اپنے شرف قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرماتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام رمضان المبارک کی یکم سے سولہ تاریخ مجلس کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں صبح کی نماز کے بعد قرآن و حدیث کے درس ہوتے جو جلسہ کا سماں پیش کرتے، دروس میں مجلس کے مذکورہ بالا راہنماؤں کے علاوہ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا محمد شریف

جالندھریؒ، مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ، قاضی اللہ یار خان، مولانا اللہ وسایا مدظلہ، سیّد منظور احمد شاہ، مولانا قاضی اللہ خان سمیت مجلس کے تمام بڑے مبلغین خطاب فرماتے مبلغین کی سحری وافطاری ان کے گھر سے آتی۔ راقم بہاولپور تعینات ہوا تو ایک عرصہ تک سحری و افطاری لاتا رہا۔ جب راقم کے بچے بہاولپور آئے تو راقم نے درخواست کی کہ اب ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح ایک عرصہ یہ اعزاز انہیں نصیب رہا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے زمانہ میں ان کے گھر تشریف لائے ان کی مہمان نوازی اور اخلاق و کردار سے متاثر ہوکر فرمایا: ''حاجی صاحب! آپ تو جنتی آدمی ہیں۔''

اللہ پاک نے انہیں اولاد وامجاد سے سرفراز فرمایا۔ تمام بیٹے اور بیٹیاں صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، تمام بیٹوں کو علیحدہ علیحدہ دکانیں بنا کر دیں تاکہ ان کے بعد بھائیوں میں اختلاف وانتشار نہ ہو۔ تندرستی کے زمانہ میں کئی ایک مساجد ومدارس کی کمیٹیوں کے رکن رکین تھے۔

چونکہ مجلس کے بزرگوں کے ساتھ وقت گزرا تھا تو مجلس کے تمام مبلغین سے محبت فرماتے۔ راقم کے تعلقات تقریباً نصف صدی پر محیط ہیں، جب بھی ملے، ہنستے مسکراتے ملے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے: ''مولوی صاحب! آپ جب یہاں تھے تو ہمیں اعتماد میں لے کر کام کرتے تھے۔ آپ کے بعد والے عالم دین کام کرنے کے بعد اعتماد میں لیتے ہیں۔'' راقم نے کہا کہ گویا میری تمام سرگرمیاں آپ کو اعتماد میں لئے بغیر نہیں ہوتی تھیں۔ خداوند قدوس! ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ان کی خوبی ایک یہ بھی تھی کہ رمضان المبارک میں غلہ منڈی اور دوسرے بازاروں میں رفقاء کو لے کر مجلس کے لئے فنڈ کی فراہمی کی کوشش فرماتے، خود بھی تعاون کرتے اور دوسرے تاجروں کو بھی متوجہ کرتے رہتے۔ ایک عرصہ سے صاحبِ فراش تھے۔ ان کے بیٹوں نے اپنے ایک بھائی محمد عثمان کو والد کی خدمت کے لئے وقف کردیا تھا، جو چوبیس گھنٹے ان کی دیکھ بھال میں رہتا، ان کی پوری زندگی سراپا عمل تھی۔ گزشتہ سال مجلس کے مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں شرکت فرمائی، نیز ۲/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو جامع مسجد الصادق میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کچھ عرصہ قبل فالج کا اٹیک ہوا، جس نے انہیں چارپائی پر ڈال دیا۔ ۸/جنوری کو بلڈ پریشر لو ہونے کی وجہ سے بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی، سٹی اسکین کرایا گیا، لیکن: ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔'' تاآنکہ ۹/جنوری ۲۰۲۲ء کو صبح ۱۱ بجے روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی اور بے قرار روح کو قرار آگیا۔ عمر تقریباً نوے سال تھی۔ یقیناً وہ ان آیات کا مصداق ہوں گے: ''یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الٰی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی''

چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد آٹھ بجے نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے نائب امیر دارالعلوم مدنیہ کے مدیر وشیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن دامت برکاتہم کی اقتداً میں مرکزی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ملوک شاہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ☆☆

ملفوظ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

☆......ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت! میرے لڑکے بہت بدشوق ہیں، تعلیم کی طرف ان کو قطعاً التفات اور رغبت نہیں، اس سے میرا قلب پریشان رہتا ہے۔ فرمایا: قلب کے پریشان اور مشوش رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مومن کو پریشان کرنے والی چیز بجز ایک چیز کے کوئی اور چیز نہیں، وہ حق تعالیٰ کی عدم رضا ہے، اس سے تو مومن کے قلب میں جتنی بھی پریشانی ہو اور جو بھی حالت ہو وہ تھوڑی ہے اور جب کہ رضا کا اہتمام ہے اپنی وسعت وقدرت کے موافق تو کوئی وجہ نہیں کہ مومن کا دل پریشان اور مشوش ہو۔ اس لئے کہ صرف تدبیر ہمارے ذمہ ہے۔ مثلاً تعلیم اولاد کے لئے شفیق استاد کا تلاش کردینا، کاغذ، قلم دوات کا مہیا کردینا، کتابوں کا خرید دینا، مزید برآں علم کے منافع وفضائل سنانا، اس کے بعد جو نتیجہ ہو اس پر رضا وتفویض ہی سے کام لینا مناسب ہے۔

☆......فرمایا: کہ رشوت کی رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، گو مقبول نہ ہو، لیکن نہ دینے سے زیادہ مردودیت ہوگی۔

(انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی)

مولانا قاری خلیل احمد بندھانی رحمۃ اللہ علیہ (سکھر)

(وفات: ۲۴ر فروری ۲۰۱۵ء)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ جناب قاری رحیم بخش صاحب کے ہاں ۲۰ر جنوری ۱۹۴۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حاجی وزیر خان جودھپور راجستھان کے علاقہ سے دہلی آکر آباد ہوئے تھے۔ یہ راجپوت برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ راجپوت برادری کے وہ کڑیل بہادر نوجوان جو سیلاب کے موقع پر بڑی مہارت اور چابکدستی سے بند باندھتے تھے۔ وہ آگے چل کر بندھانی کہلائے۔ ورنہ اصل میں یہ راجپوت برادری ہی ہے۔

پاکستان بننے کے بعد ان کا خاندان دہلی سے سکھر آکر آباد ہوا۔ قاری خلیل احمد نے اپنے والد گرامی قاری رحیم بخش سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا۔ ۱۹۵۷ء میں جامعہ اشرفیہ سکھر میں داخلہ لیا۔ فارسی کی کتابیں مولانا محمد احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ سے پڑھیں۔ صرف ونحو کی تعلیم یہیں اشرفیہ میں ہی مولانا عبدالحلیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے خاندان کے دیگر حضرات کی طرح آپ کے والد قاری رحیم بخش صاحب کے بھی بہت اچھے تعلقات تھے۔ اسی تعلق پر ۱۹۶۱ء میں جاکر تعلیم القرآن راولپنڈی میں داخلہ لیا۔ جہاں آپ نے مولانا عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرشید ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام مصطفیٰ مرجانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے حضرات سے تین سال اکتساب علم کیا۔ تلہ گنگ کے معروف قاری محمد افضل صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہیں راولپنڈی میں قرأت کی تعلیم حاصل کی۔ ۶۵/۱۹۶۴ء میں ضلع اٹک گاؤں مرجان میں عربی ادب کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ عربیہ چنیوٹ میں معروف عالم ومناظر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں فاضل عربی کی تیاری کے لئے کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔

۱۹۶۷ء میں جامعہ قاسم العلوم فقیروالی میں ضلع اٹک کے نامور بزرگ عالم دین اور معروف استاذ الاساتذہ مولانا عبدالقدیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں درجہ مشکوٰۃ کی تعلیم حاصل کی اور پھر ۱۹۶۸ء میں دورۂ حدیث شریف جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل محمد سواتیؒ، مولانا سید مصباح اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا بدیع الزمان رحمۃ اللہ علیہ ایسے یگانہ روزگار حضرات سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ اسی سال حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم مصر سے فراغت حاصل کر کے آئے تو تقریب الراوی اور العبرات ودیگر کتابیں آپ سے پڑھیں۔

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ مولانا قاضی احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ہم سبق تھے اور یہ ایسی جوڑی تھی جو ہدایت النحو سے دورۂ حدیث شریف تک ساتھ رہی۔ جہاں گئے ایک ساتھ گئے۔ ایک ساتھ پڑھے اور ایک ساتھ فراغت حاصل کی۔ دورہ حدیث شریف سے فراغت کے بعد دورہ تفسیر حضرت شیخ القرآن کے پاس کیا۔ اگلے تعلیمی سال کے آغاز میں مولانا قاضی احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک

> **تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں آپ نے مثالی کردار ادا کیا۔ جرأت وبہادری اور ہردلعزیزی کی وہ روایات قائم کیں جو آپ کی شخصیت کی پہچان کا روپ دھار گئیں**

ساتھ دارالعلوم تعلیم القرآن میں مدرس مقرر ہوگئے۔ دنیا جانتی ہے کہ حضرت شیخ القرآن کا آبائی ضلع، اٹک تھا۔ وہاں مرکزی جامع مسجد کی خطابت کی جگہ فارغ ہوئی۔ ۱۹۷۳ء میں حضرت قاری خلیل احمد ؒ کو اٹک کی مرکزی جامع مسجد کا حضرت شیخ القرآن ؒ نے خطیب بنادیا۔ مولانا قاری خلیل احمد ؒ یہاں پر خطیب تھے۔ تو تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی جس میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ اس زمانہ میں اٹک میں جناب محمد عابد حسین صدیقی صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں فعال تھے۔ جب کہ قاری خلیل احمد ؒ نے آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اٹک کی قیادت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی ؒ کی سرپرستی سے اتحاد بین المسلمین کی ایسی فضاء قائم ہوئی کہ چاروں مسالک اس تحریک میں بنیان مرصوص کی طرح یکجا نظر آنے لگے۔ ۱۹۷۵ء میں مولانا قاری خلیل احمد ؒ کے والدگرامی کا وصال ہوگیا تو پھر گھریلو ذمہ داریوں کے باعث حضرت شیخ القرآن کے حکم پر اٹک سے سکھر منتقل ہوگئے۔

حضرت قاری صاحب کے والد صاحب مرحوم کی تعزیت کے لئے مولانا قاری خلیل احمد ؒ کے گھر حضرت مولانا محمد احمد تھانوی ؒ بانی جامعہ اشرفیہ تشریف لائے تو اپنے شاگرد قاری خلیل احمد ؒ سے فرمایا کہ میاں تم نے سکھر سے باہر بہت دین کی خدمت کرلی ہے۔ سکھر کا بھی آپ پر حق ہے۔ آپ یہاں خطابت اور جامعہ اشرفیہ میں ہی تدریس کریں۔ چنانچہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان ؒ کی اجازت، مولانا محمد احمد تھانوی ؒ کے انتخاب لاجواب سے ایسی مقبولیت کے آثار ظاہر ہوئے کہ چالیس سال بعد یہیں سے آپ کا جنازہ اٹھا۔

مولانا محمد احمد تھانوی ؒ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد اسعد تھانوی کو جامعہ اشرفیہ کا ناظم اعلیٰ مقرر کردیا۔ مولانا قاری خلیل احمد صاحب ؒ نے جامعہ اشرفیہ کی نظامت، جامع مسجد بندر روڈ کی امامت وخطابت، شعبان ورمضان شریف میں دورہ تفسیر کی کلاس ایسے اہم شعبوں کو ایسے کامیاب طور پر چلایا کہ پورا شہر عش عش کراٹھا۔ آپ بیک وقت خطیب، مدرس، شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر اور خادم دین تھے۔ مولانا قاری خلیل احمد ؒ اٹک میں ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت فرماتے رہے۔ سکھر تشریف لائے تو اس تعلق کو نہ صرف بحال رکھا بلکہ اور مستحکم کیا۔ سکھر عالمی مجلس کے ناظم اعلیٰ رہے اور پھر الحاج فرزند علی ؒ کی وفات کے بعد مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر بنے۔ تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں آپ نے مثالی کردار ادا کیا۔ جرأت وبہادری اور ہر دلعزیزی کی وہ روایات قائم کیں جو آپ کی شخصیت کی پہچان کا روپ دھار گئیں۔ مولانا قاری خلیل احمد ؒ کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا محمد عبداللہ درخواستی ؒ، مولانا مفتی محمود ؒ، مولانا شمس الحق افغانی ؒ، مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ، مولانا مفتی محمد شفیع ؒ، مولانا تقی عثمانی، مولانا احتشام الحق تھانوی ؒ، مولانا محمد علی جالندھری ؒ، مولانا غلام اللہ خان ؒ، مولانا عبدالشکور دین پوری ؒ، مولانا ضیاء القاسمی ؒ، ایسے اکابر علماء یہاں تشریف لاتے رہے۔

مولانا قاری خلیل احمد ؒ سے سکھر کے ہرخورد وکلاں نے محبت واحترام کا رشتہ جوڑا ہوا تھا۔ مولانا قاری خلیل احمد ؒ ہر سال ختم نبوت کانفرنس چناب نگر پر تشریف لایا کرتے تھے۔ ظہر کے بعد پہلے دن آپ کا آخری سے پہلا بیان ہوتا تھا۔ آپ جمعرات کو صبح تشریف لاتے۔ اسی دن شام واپسی کرکے جمعہ سکھر جا پڑھاتے۔ تمام تر سفر کی زحمت کے باوجود بڑی استقامت کے ساتھ اس روایت کو قائم رکھا۔ خوب یاد ہے کہ ایک سال برطانیہ کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں آپ نے ایسا مثالی خطاب کیا کہ تمام خطباء کی خطابت ماند پڑگئی۔ حق تعالیٰ نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کے دست وبازو تھے۔ ہر سال بلاناغہ سالانہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تشریف لاتے تھے۔ اپنی مسکراہٹوں اور دل آویز شخصیت سے پورے ماحول کو خوشگوار بنائے رکھتے تھے۔

اس سال حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی ؒ کا وصال ہوا تو بہت دل گرفتہ تھے۔ حضرت لدھیانوی ؒ نے وصال سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس طلب کررکھا تھا کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی مقرر کردہ تاریخ پر حسب پروگرام مجلس شوریٰ کا

اجلاس منعقد ہوا۔

مرکزی مجلس شوریٰ نے بالاتفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی امیر منتخب کیا تو قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ بار بار عشق ومستی میں جھوم جھوم کر فرماتے تھے کہ میرے استاذ حضرت ڈاکٹر صاحب عالمی مجلس کے امیر بن گئے۔ یہ حضرت قاری صاحب مرحوم کی اساتذہ کرام کے ساتھ بھرپور محبت کی وہ انمٹ اداتھی جو بھلائی نہیں جاسکتی۔

مولانا قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ القرآن کے نامور شاگرد تھے اور پھر رشتہ داری بھی ہوگئی کہ مولانا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی اور مولانا قاضی احسان الحق رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی قاری خلیل احمد کی بہو بنیں۔ اس تعلق کے باعث وہ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے حلقہ اور حضرت شیخ القرآن کے متوسلین میں یکساں مقبول تھے۔ مگر فقیر راقم گواہ ہے کہ میں نے قاری خلیل احمد کو آپ ﷺ کے روضہ اقدس پر جالیوں کے سامنے بلکتے سسکتے بچوں کی طرح گریہ کرتے دیکھا ہے اور فقیر راقم سے خود حرم مدینہ مسجد نبویؐ میں قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ بھی اس طرح روضہ اقدس پر والہانہ اور وارفتگی کے عالم میں صلوٰۃ وسلام پڑھتے تھے۔ اس پر انہوں نے مدینہ طیبہ کے بہت دوستوں کے نام بھی بتائے جو اس واقعہ کے عینی گواہ تھے۔

غرض قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات جہاں عقیدہ توحید کے علمبردار تھے وہاں وہ عشق رسالت مآب ﷺ میں غرقابی کے مقام پر فائز تھے۔ قاری خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ سکھر سے تھر کے فاقہ زدوں کی امداد لے کر گئے۔ امداد تقسیم کی۔ واپس ہوئے تو راستہ میں حادثہ کا شکار ہوگئے۔ معمولی زخم آیا تھا۔ ہسپتال جارہے تھے۔ دل کے مریض تھے۔ دل کا عارضہ ہوا۔ اور راستہ میں جان اللہ رب العزت کے سپرد کردی۔

خدمت خلق میں مال لٹانے کے ساتھ ساتھ جان بھی وار کر فارغ ہوگئے۔ رہے نام اللہ تعالیٰ کا۔ حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ عجب آزاد مرد تھا۔

(چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، ج:۱،ص:۳۳۴)

مولانا شجاع آبادی ایک روزہ لکی مروت کے دورہ پر

لکی مروت (مولانا محمد ابراہیم ادہمی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء استاد المبلغین حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب سالانہ چناب نگر کورس کے سلسلے میں ۲۶/جنوری ۲۰۲۲ء بروز بدھ ایک روزہ دورے پر ضلع لکی مروت تشریف لے آئے جامعہ حلیمیہ درہ پیزو کے مہتمم حضرت مولانا مفتی سید عبدالغنی شاہ صاحب، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل لکی کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید صاحب، ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور جامعہ کے اساتذہ نے استقبال کیا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے دارالحدیث میں اساتذہ وطلبہ کو ختم نبوت کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ سے اپیل کی کہ چناب نگر کورس میں شرکت کریں۔ طلبہ نے شرکت کا عزم کیا۔ اس کے بعد جامعہ عربیہ صدیقیہ متورہ عزنی خیل کے اساتذہ کرام اور طلبہ میں بیان ارشاد فرمایا، اس موقع پر جامعہ عربیہ صدیقیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل عزنی خیل کے رہنما حافظ محمد رضا بھی موجود تھے نماز ظہر دارالعلوم الاسلامیہ لکی سٹی میں ادا کی نماز کے بعد اساتذہ کرام اور طلبہ کو بیان ارشاد فرمایا دارالعلوم الاسلامیہ کے ناظم حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد لکی سٹی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین کے مدرسے جامعہ عثمانیہ گئے، حضرت مہتمم صاحب اور اساتذہ کرام نے اپنے معزز مہمانوں کو آنے پر خوشی کا اظہار کیا نماز عصر کے بعد جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ کرام اور طلبہ میں بیان ارشاد فرمایا، الحمدللہ! طلبہ نے حسب سابق کورس میں شرکت کے لئے اپنے نام مولانا محمد ابراہیم ادہمی کو لکھوائے۔ راستے میں ضلعی ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان اور مولانا حفیظ الرحمٰن نے ملاقات کی نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر یوسف گل اور ڈاکٹر حفیظ گل نے اپنے معزز مہمانوں کا لکی مروت کے مشہور قدیم روائتی پینڈا یعنی ثرید سے تواضع کیا، اس موقع پر صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی صاحب، ضلعی ناظم اعلی کے فرزند مولانا برہان الدین صاحب، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا منظور احمد بھی شریک محفل تھے رات جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب حضرت مولانا عبدالحمید صاحب کے ہاں قیام کر کے صبح بنوں کے طرف عازم سفر ہوئے۔

بلوچستان میں تحفظ ختم نبوت کورسز

رپورٹ: مولانا محمد اویس، مبلغ ختم نبوت کوئٹہ

۲۱ر نومبر ۲۰۲۱ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ بلوچستان کا ماہانہ اجلاس ہوا، اجلاس میں جہاں اور کئی فیصلے ہوئے، وہاں ایک فیصلہ یہ ہوا کہ ماہ جنوری ۲۰۲۲ء میں مچھ سے لے کر جیکب آباد تک کے علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کورسز کا انعقاد کیا جائے، جس کے لئے مرکز سے مزید ایک مبلغ ختم نبوت کا وقت لیا جائے۔ یہ تجویز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے رکن مرکزی مجلس شوریٰ حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی صاحب نے دی۔ اس اجلاس کے بعد راقم الحروف (محمد اویس مبلغ ختم نبوت کوئٹہ) نے اس پورے علاقہ کا ایک دورہ کیا جن میں مچھ، ڈھاڈر، سبی، بھاگ ناڑی، ڈیرہ مراد جمالی، اوستہ محمد اور ڈیرہ اللہ یار کے شہر شامل تھے۔ اس دورہ کے دوران مقامی علماء کرام نے یہ تجویز پیش کی کہ ان علاقوں میں پروگرام سے پہلے علماء کے اجلاس بلائے جائیں تاکہ یہ پروگرام خوب کامیاب ہو جائیں۔ لہٰذا ان کورسز کے حوالے سے علماء کرام کے اجلاس رکھے گئے۔

پہلا اجلاس ۹ر جنوری ۲۰۲۲ء صبح ۱۰ بجے مرکزی جامع مسجد مچھ میں جمعیت علماء اسلام تحصیل مچھ کے سرپرست مرکزی جامع مسجد کے امام وخطیب حضرت مولانا سیّد عبدالمالک شاہ صاحب کی زیر سرپرستی منعقد ہوا، جس کے منتظم مفتی عطاء اللہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام مچھ تھے، اس موقع پر راقم الحروف نے تحفظ ختم نبوت کورس کی اہمیت اور ضرورت بیان کی۔ طے ہوا کہ ۲۰ر جنوری ۲۰۲۲ء بروز جمعرات صبح دس تا ایک بجے تک مرکزی جامع مسجد میں کورس ہوگا۔

دوسرا اجلاس اسی روز نماز ظہر کے بعد مدرسہ اشاعۃ القرآن و الحدیث میں حافظ محمد یعقوب کھوسہ جنرل سیکریٹری جمعیت علماء اسلام ضلع کچھی کی زیر صدارت منعقد ہوا، اس کے منتظم مولانا بشیر احمد صاحب امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل ڈھاڈر تھے۔ اس اجلاس میں بھی مقامی علماء کرام سے مشاورت ہوئی اور طے ہوا کہ ۱۹ر جنوری ۲۰۲۲ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مکی مسجد رندعلی میں کورس منعقد ہوگا۔

اگلے دن یعنی ۱۰ر جنوری صبح ۱۱ بجے جمعیت علماء اسلام ڈیرہ مراد جمالی کے دفتر میں مولانا بشیر احمد جمالی امیر جمعیت علماء اسلام ضلع نصیر آباد کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ یہاں بھی علماء کرام کے مشورے سے طے ہوا کہ ۱۸ر جنوری بروز منگل جامع مسجد عثمانی نزد غوثیہ آٹوز میں یہ کورس منعقد ہوگا۔ تمام علماء کرام اور ائمہ مساجد اس کورس کی ترغیب عوام اور خواص میں بھی چلائیں گے۔

۱۱ر جنوری صبح ۱۱ بجے جامعہ مفتاح العلوم سبی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی محمد داؤد رند صاحب کی زیر صدارت اجلاس ہوا، جس میں سبی شہر کے علماء، اساتذہ، مہتممین مدارس اور خطباء نے بھرپور شرکت کی۔ طے ہوا کہ ۱۹ر جنوری بروز بدھ صبح ۱۱ بجے تا ظہر کورس منعقد کیا جائے گا، جس کے لئے بھرپور عوامی سطح پر مہم چلائی جائے گی اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اس تحفظ ختم نبوت کورس کے اعلانات کئے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ اس سے عوام وخواص استفادہ کرسکیں۔

۱۱ر جنوری بروز منگل بعد نماز مغرب بھاگ میں اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے کی۔ علاقہ بھر کے علماء کرام نے اس میں بھرپور شرکت کی۔ راقم نے اس کورس کی اہمیت اور ضرورت پر تفصیلی گفتگو کی، جس کے بعد جناب قاضی انور صاحب نے بھرپور تائید کی، چنانچہ تمام علماء کرام نے فیصلہ کیا کہ ۱۸ر جنوری بروز منگل متصل بعد نماز مغرب دارالعلوم بھاگ میں تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا جائے۔

اسی طرح اوستہ محمد امروٹی مسجد میں قاری مہر اللہ جتک مہتمم دارالعلوم شمسیہ کی زیر صدارت اجلاس ہوا، جس میں علماء کرام کی بھرپور رائے سے فیصلہ ہوا کہ اوستہ محمد دارالعلوم شمسیہ میں ۱۷ر جنوری بروز پیر متصل بعد نماز عصر تا عشاء کورس منعقد کیا جائے۔

ڈیرہ اللہ یار میں بھی جمعیت علماء اسلام ضلع جعفر آباد کے امیر مولانا عبدالغنی ہانبی صاحب نے مقامی علماء کرام کا ایک اجلاس بلایا، جس میں یہ طے پایا کہ ۱۷؍جنوری بروز پیر صبح ۱۰ تا ۱ بجے تک جامعہ عربیہ دارالقرآن ہاشمیہ میں تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا جائے اور اس کے لئے بھرپور تیاری کی جائے۔

چنانچہ اس شیڈول کے مطابق ۱۷؍جنوری بروز پیر قبل از نماز فجر مرکزی جامع مسجد کوئٹہ سے راقم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار ساتھی حاجی محمد عمران اور حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی صاحب کے ہمراہ روانہ ہوئے، شہر سے کچھ باہر نکل کر نماز فجر ادا کی اور باقاعدہ سفر کا آغاز کیا۔ دس بجے جامعہ عربیہ دارالقرآن ہاشمیہ ڈیرہ اللہ یار پہنچے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق مرکزی مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی صاحب لاہور سے سفر کرتے ہوئے مقررہ وقت پر ہمارے پاس پہنچے اور باقاعدہ کورس کا آغاز ہوا۔ مولانا ظفراللہ سندھی مبلغ ختم نبوت لاڑکانہ، راقم الحروف، حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی اور حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی نے اسباق پڑھائے اور یہ کورس دو بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کے اعزاز میں مولانا حماداللہ صاحب نے پُرتکلف ظہرانہ دیا، بعدازاں ہم اپنے دوسرے پروگرام کے لئے جو کہ اوستہ محمد دارالعلوم شمسیہ میں متصل بعد نماز عصر طے تھا کے لئے روانہ ہوئے، اوستہ محمد کے ذمہ دار ساتھی مولانا عبدالمجید پھوڑ صاحب مہتمم جامعۃ الحسنین کے فرزند محمد احسان کی تکمیل قرآن کریم کی تقریب بھی ان حضرات کی آمد کے موقع پر رکھی گئی۔ جہاں مولانا عزیزالرحمٰن صاحب نے بیان کیا اور اس کے بعد حضرت مولانا قاری انوارالحق حقانی صاحب نے دعا فرمائی۔ بعد نماز عصر کورس شروع ہوا جو کہ عشاء تک چلتا رہا۔ بڑی تعداد میں علماء وطلبہ اور اہل علاقہ نے شرکت کی۔ رات کا قیام جامعۃ الحسنین میں رہا، نماز فجر ادا کرنے کے بعد سفر شروع کیا آج کے ہمارے اس سفر کی پہلی منزل حضرت مولانا مفتی عجب خان صاحب خلیفہ مجاز حاجی عبدالرشیدؒ (رحیم یار خان والے) کا باری شاخ میں قائم کردہ عظیم الشان ادارہ جامعہ رشیدیہ سراجیہ تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے مہمانوں کے لئے پُرتکلف ناشتے کا انتظام کیا، ناشتے سے فراغت کے بعد مولانا انوارالحق حقانی صاحب نے طلبہ میں بیان اور دعا کی۔

اس کے بعد آج کے پہلے پروگرام جامعہ مسجد عثمانی ڈیرہ مراد جمالی کی طرف روانہ ہوئے، جہاں کورس اپنے مقررہ وقت پر شروع ہو چکا تھا، مہمان علماء حضرات نے وہاں پہنچ کر اسباق پڑھائے، اس کورس میں جہاں طلبہ اور عوام الناس نے بڑی تعداد میں شرکت کی وہیں علماء کرام بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ پروگرام کے اختتام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے ذمہ دار ساتھی، جناب حاجی عبدالرازق صاحب نے مہمانوں کے اعزاز میں پُرتکلف ظہرانہ کا نظم کیا، جس میں انہوں نے معززین علاقہ اور قبائلی معتبرین کو بھی مدعو کیا۔ ان میں مولانا عبداللہ جتک صاحب سابق مرکزی نائب امیر جمعیت علماء اسلام شامل بھی تھے۔

آج کے دوسرے پروگرام جو کہ جامعہ دارالعلوم بھاگ میں متصل بعد نماز مغرب منعقد ہونا تھا کے لئے روانہ ہوئے، مغرب کی نماز بھاگ ناڑی کے قریب ایک مسجد میں ادا کی اور دارالعلوم بھاگ کی طرف روانہ ہوئے، جہاں احباب اپنے مہمانوں کے منتظر تھے۔ یہ کورس بھی اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوا، استاذالعلماء حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مسؤل وفاق المدارس العربیہ ضلع نصیرآباد مہتمم جامعہ ہذا نے اس کورس کی اہمیت اور ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تمام مقررین نے اپنے اپنے عنوانات پر سیر حاصل گفتگو کی، یہ کورس رات ۹ بجے تک جاری رہا، اس کورس بڑی تعداد میں دینی مدارس کے علماء وطلبہ کے علاوہ اسکول وکالجز کے طلبہ واساتذہ اور پروفیسرز حضرات نے بھی شرکت کی۔

اگلے روز یعنی ۱۹؍جنوری سبی کے لئے سفر کا آغاز کیا، وہاں پہنچ کر صبح گیارہ بجے کورس شروع ہوا۔ مہمانوں نے مختلف موضوعات پر اسباق پڑھائے۔ کورس کے آخر تک تمام شرکاء دلجمعی سے بیٹھے رہے، بڑی تعداد میں علماء اور عوام الناس نے بھی شرکت کی۔ کورس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبی کے امیر حاجی داؤد رند صاحب نے مہمانوں کو ظہرانہ دیا۔

سبی کورس کے بعد ڈھاڈر کی طرف ختم نبوت کے اس وفد نے سفر شروع کیا۔ ڈھاڈر میں مہمانوں کے استقبال کے لئے علماء وطلبہ اور عوام الناس موجود تھے۔ بعد نماز مغرب مکی مسجد رند علی ڈھاڈر میں پروگرام شروع ہوا اور دور دراز کے نواحی علاقوں کے علماء کرام، طلبہ اور عوام الناس نے شرکت کی۔ رات تقریباً ۱۰ بجے کورس اختتام پذیر ہوا۔

رات قیام ڈھاڈر میں کیا۔ اگلے دن صبح فجر

کی نماز ادا کرتے ہی اس سفر کی آخری منزل مچھ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر صبح ۱۰ بجے کورس کا آغاز ہوا، جس میں کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ مولانا انوار الحق حقانی صاحب فرمانے لگے کہ میں حیران ہوں کہ بغیر نماز کے وقت اہل علاقہ کا اتنا بڑا اجتماع بغیر محنت اور کوشش کئے ممکن نہیں ہے۔ یہ تو جمعہ کا اجتماع معلوم ہوتا ہے۔

بہر حال اس سفر کا اختتام حضرت مولانا سیّد عبدالمالک شاہ صاحب امام و خطیب مرکزی جامع مسجد مچھ کی دعا کے ساتھ ہوا۔ مچھ میں آباد چوہدری نعیم صاحب کے خاندان کی آباؤ اجداد سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ مچھ میں جب بھی ختم نبوت کانفرنس ہوتی تو یہ خاندان آئے ہوئے خدام ختم نبوت کے اعزاز میں ایک پُرتکلف دعوت کرتے۔ اس دفعہ بھی چوہدری نعیم صاحب نے اپنے آباؤ اجداد کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے معزز مہمانوں کے اعزاز میں پُرتکلف ظہرانہ دیا۔ اس طرح میزبان نے اپنے مہمانوں کو بڑے اعزاز وتکریم کے ساتھ رخصت کیا۔

ختم نبوت کے اس وفد نے واپسی کا سفر شروع کیا۔ راستہ میں موجود کولپور کے علاقے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار مفتی عطاء اللہ صاحب کے مدرسہ جامعہ محمدیہ کولپور میں تھوڑی دیر رک کر دعا کی اور کوئٹہ دفتر کے لئے روانہ ہوئے۔ دوران سفر جامعہ ضیاء القرآن رحیمی ٹاؤن میں نماز عصر ادا کی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا عبدالرحیم رحیمی صاحب کی عیادت کی اور پھر الحمدللہ! نماز مغرب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں ادا کی، یوں یہ سفر اختتام پذیر ہوا۔

جن جن ساتھیوں نے ان پروگراموں کی کامیابی کے لئے محنت کی اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول ومنظور فرمائے۔ بالخصوص مولانا سیّد ارشد شاہ صاحب امیر جمعیت علماء اسلام ضلع کچھی جنھوں نے دن رات ان تمام پروگراموں کی تیاری ونگرانی کی۔☆☆

سیّدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا بھرپور انداز میں تعاقب کیا

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، سیکریٹری جنرل مولانا علیم الدین شاکر، مولانا خالد محمود، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا مسعود احمد، قاری ظہور الحق و دیگر نے خلیفہ بلا فصل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یوم وصال کے موقع پر مختلف تقریبات اور اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے سب سے پہلے محافظ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے، آپؓ نے اپنے دورِ خلافت میں جھوٹے مدعیان نبوت کا بھرپور انداز میں تعاقب کرکے تحریک ختم نبوت کی بنیاد رکھی تحفظ ختم نبوت کا کام ہمیں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے ملا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے عالمی سطح پر منکرین ختم نبوت کے خلاف برسرِ پیکار ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی سیرت وکردار کو راہنما بنا کر ناموس رسالت اور ختم نبوت کا تحفظ بہتر طور پر کیا جا سکتا ہے۔ خلیفہ اوّل امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں اسلام کو مزید تقویت وعروج حاصل ہوا۔ صدیق اکبرؓ نے امور مملکت کے فرائض انسانیت کی عملی خدمت کے ساتھ انجام دیئے، آپ کا طرزِ حکمرانی رعایا کی دادرسی کی روشن مثالیں حکمرانوں اور امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ خلیفہ اوّل عشق مصطفیٰ کے پیکر وجاں نثار صحابی تھے، آپؓ نے جرأت کے ساتھ جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے کی سرکوبی کرکے اسلام کی اعلیٰ اقدار کا تحفظ کیا۔ خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر ملت اسلامیہ کے عظیم محسن ہیں، جنھوں نے مشکل حالات میں نظام خلافت سنبھالا اور بہادری کے ساتھ تمام فتنوں کا خاتمہ کیا۔ آپ نے سب سے پہلے کلمہ پڑھا اور کسی مشکل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑا، آپ کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ تمام انبیاء کرام کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں، تاجدار صداقت کا عشق رسالت اور رفاقت نبوت کا آفتاب تاریخ اسلام کے ماتھے کا جھومر ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو ایسی رفاقت میسر آئی کہ تاریخ انسانیت اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں، منکرین زکوٰۃ اور فتنۂ ارتداد سمیت اسلام کے خلاف تمام سازشوں کا خاتمہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے قبول اسلام سے پہلے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عمدہ تعلقات تھے اور قبول اسلام کے بعد تو ساری زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لمحہ بھر کے لئے جدا نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آج بھی روضۂ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ساتھ نبھا رہے ہیں۔

سولہویں سالانہ عظیم الشان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نورنگ

رپورٹ: مولانا ابراہیم ادہمی

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے اور یہ اُمت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں جن کے بعد قیامت کی صبح تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور جو نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج تصور ہوگا، اسی عقیدہ ختم نبوت کے لئے امت مسلمہ نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کے لئے شب و روز ہر وقت میدان میں مصروف ہے، ملک کے دیگر حصوں کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت میں بھی سال بھر پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ سال کے شروع میں سرائے نورنگ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جاتی ہے۔

اس سال بھی ۱۶/جنوری ۲۰۲۲ء بروز اتوار کو قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں سولہویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان تین ماہ قبل کیا، لیکن دوسری طرف صوبائی حکومت نے بلدیاتی الیکشن کا اعلان کیا، اسی وجہ سے جمعیت علماء اسلام کے امیدواروں کی کامیابی کے لئے ساتھیوں نے باہمی مشورے سے الیکشن مہم شروع کی۔ بلدیاتی انتخابات میں جمعیت علماء اسلام کی تاریخی کامیابی کے بعد تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے ضلع بھر کے دورے شروع کئے ہی تھے کہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، لیکن ساتھیوں نے بارشوں میں بھی گاؤں گاؤں، قریہ قریہ کانفرنس کا پیغام پہنچایا، انتہائی قلیل وقت میں الحمدللہ! دعوتی مہم مکمل کرنے کے بعد ضلع لکی مروت کی تمام مساجد میں نماز جمعہ کے خطبے میں علماء کرام، خطباء عظام اور ائمہ مساجد نے ختم نبوت کے موضوع پر مفصل بیانات کئے۔ محکمہ موسمیات کی پیشینگوئیوں اور مسلسل بارشوں کی وجہ سے قلعہ گراؤنڈ میں پانی نکالنے کا مسئلہ انتہائی مشکل تھا، لیکن رب کریم نے کرم کا معاملہ کیا اور دو دن کی محنت کے بعد الحمدللہ! کانفرنس کے لئے پنڈال تیار ہوگیا۔

۱۶/جنوری ۲۰۲۲ء بروز اتوار صبح دس بجے قاری ذبیح اللہ ادہمی کی تلاوت قرآن پاک سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما وسجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں سولہویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلع ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ مدظلہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ کاروان مصطفیٰ کے نعت خواں گروپ صفدر کے نعتیہ کلام کے بعد کانفرنس سے صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے سرپرست شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدظلہ، قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار مدظلہ، جامعہ حلیمیہ درہ پیزو کے مہتمم مفتی سید عبدالغنی شاہ مدظلہ، ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ آمین اللہ جان، ناظم دفتر ماسٹر مولانا عمر خان کے بیانات ہوئے۔ اس بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت نہ صرف علماء کرام کا، بلکہ پوری اُمت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے، پاکستان میں ختم نبوت قوانین کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ قادیانی مختلف حربے استعمال کر کے قومی اداروں میں شمولیت اختیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاہم سن لیں کہ جب تک علماء کرام زندہ ہیں تو کسی مائی کے لال کو ختم نبوت قوانین کو چھیڑنے یا قادیانیوں کو اہم عہدوں پر براجمان نہیں ہونے دیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت پوری اُمت مسلمہ کا مشترکہ مسئلہ ہے جس کی حفاظت صرف علماء کرام کا نہیں تمام اُمت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت دل و جان سے کریں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے جید علماء کرام اور سیاستدانوں نے ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے ذریعے قادیانیت کو نہ صرف

غیر مسلم قرار دیا بلکہ امت مسلمہ کے لئے ناسور قرار دیا۔ غیر اسلامی قوتوں نے پاکستان میں دوبارہ قادیانیوں کو مسلم قرار دینے اور قومی اداروں میں اہم عہدوں پر براجمان کرانے کے لئے ناکام کوششیں شروع کی ہیں جس کا واضح ثبوت ابوبکر خدا بخش تھو کہ قادیانی کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایف آئی اے میں دوبارہ بطور ایڈوائزر ایگریمنٹ کی تعیناتی کرنا تھا، تاہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی بروقت کوششوں نے یہ عزائم خاک میں ملا دیئے، انہوں نے کانفرنس کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اہم قومی اداروں میں شامل کرنے کی کوششوں سے باز رہے۔ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کی مبارک دعا کے بعد پہلی نشست اختتام پذیر ہوئی اور نماز ظہر کے لئے وقفہ دیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں دوسری نشست قاری ساجد کمال کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلی حضرت مولانا عبدالرحیم نے شرکائے کانفرنس اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا محمد انور، قائمقام ضلعی امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، تحصیل لکی مروت کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید، ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، جامع مسجد اڈہ کے خطیب مولانا عبدالحمید و دیگر مقررین نے خطاب کئے۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے صوبائی امیر محترم حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِ قادیانیت کے لئے پوری دنیا میں دعوتی فریضہ پُرامن طور پر سرانجام دے رہی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھے ہوئے ہے، لیکن اس وقت مغربی قوتیں، اسرائیل اور قادیانی گٹھ جوڑ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ موجودہ حکومت اقتدار سنبھالنے کے بعد کئی بار عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہو چکی ہے تاہم علماء کرام اور قوم کے فوری ردعمل سے حکومت خاموش ہوگئی۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کھلی آزادی حاصل ہے صرف یہی نہیں بلکہ کوشش کی جا رہی ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز کیا جائے اور حال ہی میں ایک ایسی مذموم کوشش کی گئی تھی تاہم عقیدہ ختم نبوت کے جاں نثاروں اور قوم کی بروقت حکمت عملی کے باعث حکومت اپنے ناپاک اقدام سے پیچھے ہٹ گئی انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ سابق چیف جسٹس نے آسیہ مسیح کو رہا کیا جبکہ موجودہ چیف جسٹس نے اپنی توپوں کا رخ مساجد کی جانب کیا اور یہ سب وہ اس لئے کررہے ہیں تاکہ مغرب میں جوان کے آقا بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان سے خوش ہو جائیں اور یہاں فرائض سے سبکدوشی کے بعد اُن پر ڈالروں کی بارش برسائے اور مرعات سے نوازے تاہم ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کے جاں نثار اور پاکستانی قوم ہمہ وقت اس عقیدے کے دفاع کے لئے سروں پر کفن باندھ کر تیار رہتے ہیں، انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا پرزور مطالبہ کیا اور کہا کہ کلیدی پر عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ سولھویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں جے یو آئی ضلع لکی مروت کے امیر حضرت مولانا عبدالرحیم، سب تحصیل بیٹنی کے نومنتخب میئر مولانا انور بادشاہ، جے یو آئی کے سابقہ ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، پی کے ۹۲ کے امیر مولانا علی نواز، تحصیل امیر مولانا بشیر احمد، صوبائی سالار اعلی محمد سردار مروت، حافظ محمد رضا، قاری محمد سجاد، مولانا قاری سیف الرحمٰن، حافظ عبدالحلیم جاوید، مولانا سفیر اللہ، مولانا برہان الدین، مولانا شبیر احمد، مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ، مولانا محمد امجد طوفانی، مولانا گل رئیس خان، مولانا عبداللطیف، مولانا حمید اللہ، مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد گل، مولانا گل فراز شاکر، ماجد حسین، سالار ذاکر اللہ اور قاری حمید اللہ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس کے علماء وطلباء، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ واسٹوڈنٹ، تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی وسماجی شخصیات، وکلاء برادری اور کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی، جبکہ سیکورٹی کے فرائض انتظامیہ کے ساتھ ساتھ انصارالاسلام ضلع لکی مروت کے ضلعی سالار حافظ نذر محمد اور تحصیل سالار حبیب اللہ مجاہد کی نگرانی انصارالاسلام کے رضا کاروں نے سرانجام دیئے۔ صوبائی امیر محترم حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی رقت آمیز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن صرف اور صرف حضورﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ ہے:

سولہویں سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس،نورنگ میں خطاب

خطاب: حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ(نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)
ضبط وترتیب: مولانا ابراہیم ادہمی

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

حضرات گرامی! آج کی یہ کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کے زیر انتظام منعقد ہورہی ہے۔ سب سے پہلے میں آپ حضرات اور جملہ منتظمین جو اس کانفرنس کے انتظام و انصرام میں مصروف عمل تھے، اس کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جب اس طرح کی کوئی کانفرنس کامیاب ہوتی ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگئی، ان شاء للہ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ایسی جماعت ہے کہ یوم تاسیس سے لے کر اس وقت تک اس جماعت کی قیادت و سیادت ہمیشہ اہل حق کے سرخیل اور اہل حق میں سے چنیدہ لوگ کرتے آئے ہیں، اس جماعت کے سب سے پہلے امیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا لال حسین اختر، حضرت مولانا محمد حیات، حضرت مولانا علامہ سید محمد یوسف بنوری، شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے امت کے برگزیدہ بندے اس کی قیادت کے لئے آگے آئے ہیں اور اب موجودہ امیر جو اس وقت ہم سب کی قیادت فرمارہے ہیں وہ بھی وقت کے برگزیدہ اور انتہائی نیک بزرگ ہیں، جن کا نام حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکتیں عطافرمائے، آمین!

یہ جماعت اپنی مشن سے سرمو ادھر ادھر نہیں ہوئی۔ اس جماعت کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ آقا نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکیداری کا اعزاز اس جماعت کو حاصل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طریقت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی حفاظت یہ تمام کے تمام اپنے جگہ پر مہتم بالشان کام ہیں، لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا، ان کی ذات کی حفاظت کرنا یہ امر بلاشک و شبہ سب سے زیادہ مہتم بالشان ہے اور یہ اعزاز آپ کی جماعت، فقیر منش بزرگوں کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو حاصل ہے۔

ہمیں بہت دفعہ الجھایا جاتا ہے کہ فلاں مسئلہ پیدا ہوگیا، آپ لوگ خاموش کیوں ہیں؟ فلاں ایشو ملک میں کھڑا ہوگیا، آپ پیچھے کیوں ہیں؟ میں آپ حضرات کے سامنے بالکل دوٹوک اور واضح الفاظ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایجنڈا صرف اور صرف ایک نکتہ ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن بھی ایک نکتہ ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یک نکاتی ایجنڈے پر کام کرتی ہے اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اسی نکتے پر مرکوز رکھتی ہے اور وہ ہے: ”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کا تحفظ۔“

اس ملک میں اہل خیر کی کمی نہیں، اہل حق کی کمی نہیں، اہل حق کی جماعتوں اور اداروں کی بھی کمی نہیں، وہ سارے کام ہمارے ہی بزرگوں نے، ہمارے ہی اکابر نے، ہمارے ہی دوستوں نے، ہمارے ہی مہربانوں نے سنبھال رکھے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر کام میں مجلس بھی مداخلت کرے، ہر کام کا جھنڈا مجلس ہی اٹھائے، یہ ضروری نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے، جس کاز کے لئے اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی وہ اپنے اس مقصد، اپنے ارادے اور اس مشن سے ادھر ادھر نہ ہو۔ اپنی توانیاں، اپنی محنتیں، اپنی سوچیں صرف اسی ایک نکتے پر رکھے جس کے لئے ہمارے اکابر نے اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی اور الحمدللہ ثم الحمدللہ! آج مجلس اپنے اس مشن میں کامیاب ہے، اس عنوان پر نہ کبھی غافل رہی ہے

اورنہ کبھی پیچھے رہی ہے۔آئندہ بھی ان شاءاللہ! اس جماعت کا یہ اعزاز قائم رہے گا۔

حضرات گرامی! انسان کے لئے اور ہر مسلمان کے لئے دو چیزیں ضروری ہوتی ہیں، سب سے پہلی چیز ایمان اور دوسری چیز اعمال ہے۔آپ نے دیکھا کہ ہمارے اہل حق علماء ان دونوں چیزوں سے غافل نہیں رہے، ایمان اتنا ضروری ہے کہ اہل سنت والجماعت کے جو متفقہ عقائد ہیں، ان سب عقائد پر ایمان لانا، زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا یہ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے۔ اگر ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدے پر بھی ایمان متزلزل ہو، دل اس کی تصدیق نہ کرے تو کسی صورت میں آپ مسلمان نہیں ہیں، مسلمان ہونے کے لئے تمام کے تمام عقائد جو اہل حق کے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں ان پر پورا ایمان لانا ضروری ہے ، بالکل اسی طرح جیسے یہاں سے آپ نے لاہور جانا ہو اور راستے میں دس پل ہوں اور ایک پل سے گزر گئے، دوسرے، تیسرے سے ہوتے ہوئے دس پلوں پر صحیح وسلامتی سے گزر گئے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ لاہور پہنچ گئے، اگر آپ نے سفر کیا اور سفر کے دوران 7 یا 8 یا 9 پل تو آپ کو صحیح وسلامت ملیں اور ایک پل ٹوٹا ہوا تھا اور اتنا ٹوٹا ہوا تھا کہ اس کے اوپر سے گزرنے کی گنجائش نہیں تھی تو آپ کا سفر وہیں رک گیا، اس پل کے ٹوٹنے کی وجہ سے آپ لاہور نہیں پہنچ سکتے یعنی ایک پل ٹوٹنے کی وجہ سے لاہور نہ پہنچ سکے، 10 پلوں میں سے 9 پل ٹھیک تھے، صرف ایک پل ٹوٹا ہوا تھا لیکن وہ 9 پل آپ کو لاہور نہ پہنچا سکے، اس سے یہ ثابت ہوا کہ لاہور پہنچنے کے لئے 10 کے 10 پلوں کا صحیح وسلامت ہونا ضروری ہے۔

بالکل اسی طرح اہل سنت والجماعت کے جو متفقہ عقائد ہیں ان سب عقائد کا درست ہونا، سب کا ٹھیک ہونا، ایمان کے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی ایک عقیدے میں بھی تھوڑی سی گڑبڑ ہوگئی تو آپ مسلمان نہیں کہلائیں گے اور ان عقائد میں سب سے اہم عقیدہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننا، زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا۔ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد کسی اور کو آپ نہ نبی تسلیم کر سکتے ہیں نہ مان سکتے اور نہ ہی برداشت کر سکتے ہیں، نبوت اور رسالت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر آ کر مکمل ہوگئی، تمام ہوگئی۔ جب ایک کام مکمل ہوگیا اور اس میں کوئی کمی اور نقص نہیں ہے تو پھر وہ تو مکمل ہے اس میں مزید اضافہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ختم نبوت کا مطلب اکمال نبوت ہے، ختم نبوت معنی کامل نبوت، مکمل نبوت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر آ کر مکمل ہوگئی۔

حضرات گرامی! بہت ساری باتیں جو آپ کو علماء کرام بتاتے رہتے ہیں، آپ کے ذہن نشین کرتے رہتے ہیں، ہم جو بھی باتیں کریں گے وہ ان ہی باتوں کو دہرانے والی بات ہے۔ دہرانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ چیزیں تازہ رہتی ہیں، سبق یاد رہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اس محنت کو قبول فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے یہاں آنے کو، بیٹھنے کو، وقت نکالنے کو باعث برکت کریں۔ آپ اور ہم سب جو اس مقدس اجتماع میں شریک ہیں یہ ہمارے لئے باعث نجات ہو اور اس کی برکت سے ہماری قبر روشن ہو اور اس کی برکت سے قیامت کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو تو یوں سمجھئے کہ ہم کامران و کامیاب ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی قراردادیں:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت کے ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ نے قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں منعقدہ سولہویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں:

۱:.... اس بابرکت عظیم الشان اجتماع کے توسط سے مجاز اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وطن عزیز اسلامی قوانین کے عملاً نفاذ کی خاطر وجود میں لایا گیا تھا، لہٰذا اسلامی قوانین کا نفاذ کر کے قادیانیوں کو ملکی آئین وقانون کا پابند کیا جائے۔

۲:.... قادیانیوں کے چینلز اور دیگر میڈیا ادارے دن رات وطن عزیز کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور نبی کریم خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ناتا توڑ کر لعین مرزا قادیانی سے جوڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ان چینلز بالخصوص مسلم ٹی وی 1، مسلم ٹی وی 2 سمیت قادیانی اخبارات ورسائل پر سختی سے پابندی لگا دی جائے تا کہ عوام کا ایمان ان لٹیروں کی زد سے بچ سکے۔

۳:.... سوشل میڈیا پر آئے روز گستاخانہ مواد شیئر ہوتا رہتا ہے۔ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس جرم کے مرتکبین کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی

جائے تاکہ آئندہ کسی کو ناموس رسالت اور ختم نبوت کے خلاف ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہوسکے۔

۴:.... قادیانی ملک کے حساس اداروں اور فوج نیز دیگر کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ حکومت کے مجاز اداروں اور افسران کے علم میں ہوگا کہ قادیانی خودکو پہلے اپنے غلیظ ترین دین اور بعد میں حکومت کو جواب دہ سمجھتے ہیں۔ڈاکٹر علامہ اقبالؒ نے بھی فرمایا ہے کہ’’قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔‘‘نیز وہ جہاد کو حرام سمجھتے ہیں،لہٰذا ان کو ملک کے کلیدی عہدوں خصوصاً فوج اور حساس اداروں سے فوری برطرف کیا جائے۔

۵:.... شنید ہے کہ بدنام زمانہ کٹر قادیانی ابوبکر خدابخش نھوکہ کو ریٹائر ہونے کے بعد F.I.A. جیسے حساس ادارے میں دوبارہ کلیدی عہدہ دیا جانے والا تھا مگر اکابرین ختم نبوت کی کوششوں سے مقتدر قوتوں کو اپنے مذموم ارادوں میں ناکامی ہوئی۔ لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں جیسے غلیظ اور ملک دشمن قوتوں کو کلیدی اداروں میں تعینات کرنے سے باز رہے۔

۶:.... حکومت پاکستان فرانس سمیت تمام یورپی ممالک جو وقتاً فوقتاً ویڈیوز،کارٹونز اور فلمیں بنا کر توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں، سے سفارتی تعلقات ختم کرکے ان کے سفیروں کو ملک بدر کرے اور وہاں سے اپنا سفیر واپس بلالے۔ نیز ہماری حکومت اقوام متحدہ میں ایسے قوانین کو پاس کرنے کے لئے اپنی مساعی کرے، جس سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ناموس کو تحفظ حاصل ہو، نیز حرمت انبیاء ورسل کو پامال کرنے کی کوشش کو بین الاقوامی جرم تسلیم کیا جائے۔

۷:.... چناب نگر میں قائم قادیانی ریاست در ریاستی نظام کو فی الفور ختم کیا جائے، تاکہ ملکی معیشت کو اس سے پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہو سکے۔ قادیانیوں کا غلیظ مذہب ان کے معاشی نظام (جو ان کے چندوں سے چل رہا ہے) کا مرہون منت ہے اور ہمارے مسلمان بھائی ناواقفیت میں ان کی مصنوعات خرید کر گویا انہیں چندہ دے رہے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بابرکت اجتماع کے توسط سے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان جوس، ذائقہ گھی اور آئل، شاہ تاج شوگر ملز، ٹربو پلاسٹک سامان، کیوریٹیو میڈیسنز ، یونیورسل اسٹیبلائزرز سمیت تمام قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

۸:.... جس طرح عاشق رسول ممتاز قادری کو نہایت سرعت سے پھانسی کی سزا دی گئی۔ حکومت توہین رسالت و اہل بیت کے مرتکبین جن کو عدالت سزائیں سنا چکی ہے ان پر فوراً عملدرآمد کیا جائے، تاکہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا راستہ روکا جاسکے۔

۹:.... اس بابرکت اجتماع کے توسط سے ہم غازی فیصل خالد کے جذبۂ عشق رسول کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ان کو فی الفور رہا کیا جائے۔ان پر درج مقدمات ختم کئے جائیں۔

۱۰:.... اکابرین و کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نوراللہ مرقدہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں، باطل قوتوں کے لئے طوفان، خاتم النبیین ہارٹ کمپلیکس سرگودھا کے بانی حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانیؒ کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں، اس کے علاوہ ہم شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے نوجوان فرزند، مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے دو فرزندگان، مرکزی مکتبہ ختم نبوت کے ذمہ دار مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب کے نوعمر فرزند، خانقاہ سراجیہ کندیاں کے مولانا خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم العالیہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد دامت برکاتہم العالیہ کے بھائی جناب صاحبزادہ رشید احمدؒ، مولانا محمد وسیم اسلم کے والد گرامی کی وفات سمیت تمام امت مسلمہ کے وفات پانے والے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ ان کی خدمات کو شرف قبولیت بخشے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے، آمین۔

۱۱:.... یہ اجتماع معصوم فلسطینیوں پر ہونے والے اسرائیلی مظالم کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے، فلسطینی عوام کی جدوجہد آزادی کی مکمل حمایت کرتا ہے اور تمام امت مسلمہ سے اسرائیل کی ناجائز ریاست کو تسلیم نہ کرنے کی درخواست کرتا ہے۔

۱۲:.... یہ اجتماع سعودی حکومت کی جانب سے تبلیغی جماعت پر پابندی کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور حکام بالا سے اس سلسلے میں اس پابندی کو فی الفور ختم کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کرتا ہے۔☆☆

خبروں پر ایک نظر

اقوام متحدہ مظلوم کشمیریوں کو بھارتی ظلم وجبر سے نجات دلائے

یکجہتی کشمیر سیمینار سے علماء کا خطاب

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمن ثانی، میاں محمد رضوان نفیس، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا قاری عبدالعزیز، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا سید عبداللہ شاہ، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار نے یکجہتی کشمیر سیمینار کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر قادیانیوں کا پیدا کردہ ہے، تقسیم کے وقت قادیانیوں نے گورداسپور کے ذریعے بھارت کو راستہ فراہم کیا تھا یہی وجہ ہے کہ اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے، اقوام متحدہ مظلوم کشمیریوں کو بھارتی ظلم وجبر سے نجات دلائے۔ اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر سے متعلق اپنی قراردادوں پر عمل کروائے۔ بھارت کشمیریوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کر رہا ہے۔ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانا اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے۔ بھارت کشمیر میں ریاستی طاقت کا وحشیانہ استعمال کر رہا ہے۔ بھارتی فوج کشمیر میں جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہی ہے جس کا نوٹس لینا اقوام متحدہ کی ذمہ داری ہے۔ بھارت لاکھوں کشمیریوں کے ماورائے عدالت قتل کر چکا ہے۔ آزادی کشمیری قوم کا بنیادی حق ہے۔ کشمیریوں کی آزادی کے لئے اقوام متحدہ کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر قرارداد مذمت سے نہیں بلکہ ہندو کی مرمت سے آزاد ہوگا۔ کشمیر پر غاصبانہ قبضے، بھارتی دہشت گردی کے خلاف پوری قوم پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک لاکھ شہدائے کشمیر کے خون سے کشمیر میں آزادی کا سورج جلد طلوع ہوگا اور بھارت روس کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تباہ و برباد ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے پوری قوم میں جذبہ جہاد اور ذوق شہادت کو اجاگر کیا جائے کیونکہ جن قوموں میں جذبۂ جہاد اور ذوق شہادت ختم ہوجائے وہ قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہیں، آج بھی عالم کفر ایٹم بم سے کہیں زیادہ مسلمانوں کے جذبۂ جہاد اور ذوق شہادت سے خوف زدہ ہے۔

بھارت: مسلم طالبات کے حجاب پر پابندی

بھارت میں وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر قیادت انتہا پسند ہندوؤں کی حکمران جماعت بی جے پی نے مسلمانوں پر عرصہ حیات کس قدر تنگ کر رکھا ہے، اس کی ایک دل دہلا دینے والی مثال گزشتہ روز ریاست کرناٹک میں سامنے آئی، جہاں تعلیمی اداروں میں مسلمان طالبات کے حجاب پہننے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ایک مسلمان طالبہ کو پہلے برقعہ پہن کر کالج میں داخل ہونے سے روک دیا گیا، پھر اگلے روز طالبہ مسکان حجاب پہن کر آئی تو ہندو غنڈوں کے ایک ہجوم نے کالج کے احاطہ میں اسے گھیر لیا اور جے شری رام کے نعرے لگاتے ہوئے پکڑنے کے لئے آگے بڑھے۔ جرأت مند طالبہ نے ان سے ڈرنے کی بجائے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور مسلسل اللہ اکبر کی صدا بلند کرتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھتی گئی۔ اس پر خود حملہ آور خوفزدہ ہوگئے۔ اس واقعہ کے خلاف ریاست کے کئی شہروں میں مظاہرہ ہوئے اور حالات کشیدہ ہونے پر ریاستی حکومت کو تین روز کے لئے تعلیمی ادارے بند کرنا پڑے۔ اپنی نوعیت کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ انتہا پسند ہندو کرناٹک سمیت کئی ریاستوں میں مسلمان طالبات کو مسلسل ہراساں کر رہے ہیں، جس کے خلاف مسلمان سراپا احتجاج ہیں، جمعیت علمائے ہند نے مسکان کی جرأت مندی پر اس کے لئے پانچ لاکھ روپے انعام کا اعلان کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عالمی برادری جو مسلم فوبیا کے زیر اثر ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہے، بھارتی حکومت کی اس مسلم دشمنی پر ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت میں ہندوتوا سرکار کی زیر سرپرستی مساجد شہید کی جارہی ہیں۔ مسلمانوں کا جینا اجیرن کر دیا گیا ہے اور شعائر اسلامی کی توہین کی جارہی ہے مگر اقوام متحدہ اور دوسرے عالمی ادارے اس کا نوٹس تک نہیں لے رہے۔ حکومت کو پاک بھارت معاہدوں کی روشنی میں اس متعصبانہ مہم کے خلاف بین الاقوامی سطح پر آواز اٹھانی چاہئے اور اسے روکنے کے لئے تمام تر ممکنہ وسائل بروئے کار لانے چاہئیں۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۱۰ فروری ۲۰۲۲ء)

بقیہ:......آپ کے مسائل

شریعت کے حلال وحرام کی پابندی کرنا چاہتا ہو،اس کو اہلحدیث کے اس فتویٰ پر عمل کرنا حلال نہیں۔‘‘

ایک مجلس کی تین طلاقیں خواہ ایک جملہ سے دی ہوں یا الگ الگ جملوں سے دی ہوں، تین ہی شمار ہوں گی اور تینوں واقع ہوں گی اور حرمت مغلظہ ثابت ہوگی، جس میں رجوع نہیں ہوسکتا اور شرعی حلالہ کئے بغیر دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ موقف قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔‘‘

(البقرہ:۲۲۹)

ترجمہ:’’طلاق دو مرتبہ کی ہے، پھر خواہ قاعدے کے مطابق رکھ لے،خواہ اچھے طریقے سے اس کو چھوڑ دے۔‘‘

اس آیت کریمہ سے علماء کرام نے ایک دفعہ میں تین طلاقیں دینے سے تینوں کے واقع ہونے پر استدلال کیا ہے اور وہ اس طرح کہ اس آیت کریمہ کا مضمون یہ ہے کہ طلاق دو دفعہ کی ہے۔ اب اس میں دونوں احتمال ہیں کہ دو طلاق الگ الگ طہر میں دے یا ایک ساتھ دے دے بہرصورت میں دونوں واقع ہوں گی اور جب ایک وقت میں دو طلاقیں واقع ہوسکتی ہیں تو تین بھی واقع ہوسکتی ہیں اور امام بخاریؒ نے تو اپنی کتاب صحیح بخاری میں ایک باب بعنوان:’’باب من اجاز الطلاق الثلث‘‘ قائم کیا ہے،جس میں تین طلاقوں کے واقع ہونے پر اسی آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے۔اسی طرح کئی صحیح احادیث سے بھی مذکورہ موقف ثابت ہے۔ جن میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کافی ہے۔ چنانچہ سنن نسائی کی ایک حدیث میں ہے:

’’اخبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلٰث تطلیقات جمیعاً، فقام غضباناً ثم قال أیلعب بکتاب اللّٰہ وأنا بین اظهرکم؟‘‘

(سنن نسائی،ص۹۹،ج:۲،ط:قدیمی)

ترجمہ:’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ:’’میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جارہا ہے؟‘‘

اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کا اظہار تو فرمایا لیکن تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار نہیں دیا بلکہ تینوں کو نافذ فرمایا۔ جیسا کہ حافظ ابن القیمؒ نے فرمایا:’’فلم یردہ النبي صلی

بقیہ:......مدارس کے تحفظ کے لئے علماء کرام واہلِ مدارس پُرعزم

کے صاحبزادگان کی نگرانی میں سالانہ تکمیل حفظ قرآن کریم، ختم صحیح بخاری شریف کا اجتماع ہوا، جس کی صدارت مولانا قاری محمد احمد ادریس ہوشیارپوری نے کی، مفتی عمر فاروق روح رواں تھے۔ اس اجتماع سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر ولی کامل پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور صحابہ کرامؓ کی دیانت کی بھی حفاظت اور تصدیق فرمائی۔ امت کے لئے کتاب اللہ پر ایمان لانے کی طرح سنت وسیرت نبوی اور صحابہ کرام کی دیانت اور صداقت پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی کتابت اور سیرت کی حفاظت صحابہ کرام کے ذریعہ ہوئی ہے۔ استاذ العلماء مولانا عابد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سے فارغ ہونے والوں کو ’’معاش‘‘ کی نہیں، دین کی فکر ہونی چاہئے کہ دس سال میں ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے، دین کی جو امانت ہمارے سپرد ہوئی ہے، اسے آگے امت تک کیسے پہنچانا ہے؟ باہر نکل کر لوگوں کے لئے مثال بن جائیں۔ لوگوں نے آپ کی کتابوں یا تعلیم کو نہیں بلکہ آپ کی شخصیت اور آپ کے کردار کو دیکھنا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہ نے درس حدیث دیتے ہوئے کہا کہ دورِ جدید کے فتنوں اور الحادسے اپنے آپ کو اور نسل نو کو بچانا ضروری ہے۔ اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے سنت نبوی، لوگ خوشنما نعرے لگاتے ہیں، مگر کامیابی کا ایک ہی راستہ ہے اتباع سنت۔ سابق صوبائی وزیر، جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے مرکزی راہنما مولانا سرور ندیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مدارس اسلام کے قلعے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد انسان کا ایمان محفوظ ہوجاتا ہے۔ ان مدارس کی حفاظت پوری امت کی ذمہ داری ہے۔ جامعہ کے مدیر استاذ الحدیث والتفسیر مولانا محمد احمد ادریس ہوشیارپوری نے جامعہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ مدارس میں تقریبات کا سلسلہ تقریباً مزید ایک ماہ تک جاری رہے گا۔ اس دوران وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحانات بھی ہوں گے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی،۹رفروری۲۰۲۲ء)

اللّٰہ علیہ وسلم بل امضاہ ‘‘ایک اور حدیث میں ہے:

’’عن سھل بن سعد فی ھذا الخبر قال: فطلقھا ثلٰث تطلیقات عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فأنفذہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔‘‘

(ابوداؤد ص۳۰۱، ج:۱، ط: میر محمد)

ترجمہ: ’’حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تین طلاقیں دے دیں تو آپ نے تینوں کو نافذ فرمایا۔‘‘

ان مذکورہ احادیث مبارکہ کے علاوہ بھی بہت سی ایسی صحیح روایات موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بیک وقت دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی تھیں اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین، ائمہ الاربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا اجماع اور اتفاق ہے کہ تین طلاقیں خواہ ایک لفظ سے دی گئی ہوں یا ایک مجلس اور ایک نشست میں دی گئی ہوں وہ تین ہی ہوتی ہیں، ایک نہیں ہوتی۔

جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’وذھب جمھور الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم من ائمۃ المسلمین الی انہ یقع ثلاث ...الخ وقد ثبت النقل عن اکثرھم صریحاً بایقاع الثلاث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال.‘‘

(فتاویٰ شامی ص:۲۳۳، ج:۳)

لہٰذا اس اجماع کے خلاف کسی کی بات قابل قبول نہیں اور کسی سے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ائمہ اربعہؒ کے اجماع کے خلاف فتویٰ لے کر اس پر عمل کرنا حرام اور سخت گناہ کی بات ہے۔

اہلحدیث حضرات حدیث ابی رکانہ سے استدلال کرتے ہوئے رجوع کا مشورہ دیتے ہیں جبکہ اس حدیث میں راویوں کا اختلاف ہے۔ کسی نے تین طلاق دینے کا ذکر کیا اور کسی نے لفظ ’’بتۃ‘‘ سے طلاق دینے کا ذکر کیا ہے اور یہی حضرت ابو رکانہؓ کے گھر والوں نے ذکر کیا، جو کہ صحیح ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے کہ حضرت رکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق ’’بتۃ‘‘ دی تھی، کیونکہ حضرت رکانہؓ کے گھر والوں نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے اور گھر والے گھر کے قصے کو دوسروں سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ امام ابوداؤد نے فرمایا:

’’عن عبداللّٰہ بن علی بن یزید بن رکانۃ عن ابیہ عن جدہ انہ طلق امرأتہ ’’البتۃ‘‘ فاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ما اردت؟ قال واحدۃ! قال آللّٰہ؟ قال آللّٰہ! قال ھو علی ما اردت. قال ابوداؤد وھذا اصح من حدیث ابن جریج ان رکانۃ طلق امرأتہ ثلاثاً لانھم اھل بیتہ وھم اعلم بہ۔‘‘

(سنن ابی داؤد، ص:۳۰۱، ج:۱، ط: میر محمد)

ترجمہ: ’’حضرت یزید اپنے والد حضرت رکانہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق ’’بتۃ‘‘ دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تمہاری نیت کیا تھی؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! انہوں نے جواب میں کہا: ہاں! خدا کی قسم! آپ نے فرمایا: جو تم نے نیت کی وہی معتبر ہے (یعنی نیت کے مطابق ایک طلاق واقع ہوئی) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کے بیان کرنے والے ان کے اپنے گھر کے افراد ہیں اور وہ اس واقعہ کو دوسروں سے زیادہ بہتر جانتے ہیں۔‘‘

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت رکانہؓ نے اس وجہ سے رجوع نہیں کیا تھا کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طلاق شمار کرکے ان کو رجوع کا حکم دے دیا تھا بلکہ اس وجہ سے انہوں نے رجوع کیا تھا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق کی نیت سے طلاق ’’بتۃ‘‘ دی تھی اور طلاق ’’بتۃ‘‘ سے مراد وہ طلاق ہوتی ہے کہ جس میں ایک سے تین طلاقوں تک نیت کی گنجائش ہو یعنی اگر ایک طلاق کی نیت ہو تو ایک اور تین کی نیت کرلو تو تین واقع ہوں گی۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قسم دے کر دریافت فرمایا تھا کہ تمہاری نیت کیا تھی؟ تو انہوں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا کہ ایک طلاق دینے کی نیت تھی۔ اس لئے آپ نے ان کو رجوع کرنے کی اجازت دے دی، کیونکہ ایک یا دو طلاق کے اندر رجوع کرسکتے ہیں۔ تین طلاقوں میں رجوع کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی:

’’واحتجوا ایضا بحدیث رکانۃ انہ طلق امرأتہ فقال لہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم! آللّٰہ ما اردت الا واحدۃ؟ قال آللّٰہ ما اردت الا واحدۃ. فھذا دلیل علی انہ لو اراد الثلاث لو قعن والا فلم یکن لتحلیفہ معنی۔‘‘ (حاشیہ صحیح مسلم مع شرحہ الکامل للنووی، ج:۸،۴۷، ج:۱) ☆☆

فرما گئے یہ ہادی
لا نبیّ بعدی
2 مارچ 2022 بروز بدھ
بعد نماز عصر ان شاء اللہ
پریس کلب روڈ نواب شاہ
عظیم الشان
تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس
مہمان خصوصی
قائد ملت اسلامیہ
جبل استقامت، محسن مدارس دینیہ، ترجمان اسلام، داعی انقلاب اسلامی
سالار قافلہ حریت
امام انقلاب
قائد جمعیۃ حضرۃ مولانا
فضل الرحمن صاحب مدظلہ
امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان
عبدالقیوم
محمد ناصر الدین خان خاکوانی
عزیز احمد
سراج احمد
عبدالمجیب قریشی
محمد سلیمان یوسف
میر محمد
محمد اعجاز مصطفی
ذوالفقار احمد
نقشبندی مجددی
محمد سلیم
عبدالرشید
اللہ وسایا
عبدالجبار
حفیظ الرحمن
امداد اللہ
راشد خالد محمود سومرو
ضیاء اللہ شاہ بخاری
لیاقت بلوچ
احسان احمد
عزیز الرحمن ثانی
قاضی احمد نورانی
تجمل حسین
محمد انیس
عبدالرزاق
محمد وقاص
حبیب اللہ
امداد اللہ
عبداللہ
محمد حنیف
حماد اللہ
ظفر اللہ
0302-6961841
0301-2675316
نواب شاہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
عروج گرافکس سینٹر نواب شاہ 0300-3773657